۱۴ ار

رجسٹرڈ نمبر ۱۲۵۵۵۲

تعلیمی صحیفہ

مدیر: محمد احمد خاں ذاکر

قواعد

(۱) ہر انگریزی مہینے کے پہلے ہفتے میں شائع ہوتا ہے ۔

(۲) رسالہ نہ پہنچنے کی اطلاع اسی مہینے کی بیسویں تاریخ تک پہنچ جانی چاہیئے ۔ ورنہ رسالہ بشرط موجودگی قیمت پر ملیگا ۔

(۳) چندہ سالانہ للعہ ر ۔ طلبہ سے تین روپیہ ۔ فی پرچہ ۶ ر

(۴) اشتہارات کی اجرت کا تصفیہ منیجر سے بذریعہ خط و کتابت کرنا چاہیئے ۔

پیش لفظ

ارادہ ہوگیا ہے کہ پیام اسلام کو ایسا تعلیمی مجلہ بنا دیا جائے جو مدستہ البنات کی طالبات کے لئے مفید اور عام عربی پڑھنے والے طالبعلموں اور عربی زبان سیکھنے کی خواہش رکھنے والوں کے لئے کار آمد ہوسکے ۔ اپنے لئے تو یہ کام سخت دشوار ہے ۔ ہاں اگر اللہ کی توفیق رفیق ہو تو بیڑا پار ہے ۔ وَهُوَ الْمُسْتَعَانُ وَ عَلَيْهِ التُّكْلَان ۔

آج اپریل ۱۹۴۱ء کی انیسویں تاریخ ہے اور اسکی اشاعت کی تاریخ یکم مئی ہے ۔ اس تنگ تر وقت میں جو کچھ ہو سکیگا حاضر کر دیا جائیگا اور آیندہ کوشش کی جائیگی کہ رسالہ بہتر ترتیب کے ساتھ مرتب ہو کر نکلے ۔ السَّعْيُ مِنَّا وَ الإِتْمَامُ مِنَ اللهِ ۔

اس خصوص میں جو معاونین کرام ہماری اعانت فرمائیں ان کی عنایات کے ہم شکر گزار رہیں گے ۔ اور اللہ انھیں اجر دیگا ۔

عبدالحق عباس

قرآن حکیم

اور اس کا اثر لغت و علم اور اجتماع و اخلاق پر

استاد محمد احمد جاد مولیٰ بک (انسپکٹر آف پبلک انسٹرکشن) مندوب حکومت مصریہ کی تقریر جو انھوں نے بمقام آکسفورڈ مستشرقین کی کانفرنس میں فرمائی۔ کانفرنس مذکور میں ۷۰۰ علما نے شرکت کی تھی، جن میں سے ۲۰۰ مختلف حکومتوں و یونیورسٹیوں کے نمائندے تھے اور باقی ممبر تھے۔ ۴۴ تقریریں مصر اور اسلام کے موضوع پر ہوئی تھیں۔ اور مصر سے مراد مصر قدیم اور مصر جدید تھی۔ جرمنی سے تقریباً ۷ علماء شامل ہوئے۔ یہ تقریر اگست ۱۹۲۹ء کے آخری جمعہ کو انگلستان کے شہر آکسفورڈ میں ہوئی تھی۔ معمول یہ تھا کہ ہر تقریر کے بعد اس کے مضمون پر بحث بھی ہوا کرتی تھی۔ لیکن استاد مذکور کی اس تقریر کو عام پسندیدگی کی سند حاصل ہوئی تھی +

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سب ستائش اللہ کے لئے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔ درود و سلام ہمارے سردار محمدؐ پر جو سب انبیاء کے خاتم ہیں۔

تقریر کے عنوان :-

(۱) قرآن کے اوصاف (۲) قرآن کے مضامین (۳) قرآن کا اثر زبانِ عربی پر (۴) قرآن کا اثر اجتماعی، خُلقی اور علمی حالات پر +

قرآن کے اوصاف

قرآنِ کریم ایک ایسی کتاب ہے۔ جس کی آیتوں کو ایک حکیم وخبیر کے پاس سے نکلی، اور پھر تفصیل و وضاحت دی گئی ہے۔ وہ اللہ کی دائمی آیت اور ابدی حجت ہے۔ باطل اس کے پاس، نہ تو اس کے آگے سے آسکتا ہے، نہ اس کے پیچھے سے راہ پا سکتا ہے۔ وہ ایک ستودہ کار حکیم کی تنزیل ہے۔ الٓمٓ۔ یہ ایک کتاب ہے جس میں کسی شک وشبہ کی گنجائش نہیں ہے۔ پرہیزگاروں کے لئے ہدایت ہے، جو غیب پر ایمان رکھتے، نماز درستی کے ساتھ پڑھتے، اور جو کچھ ہم نے انھیں دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔ اور جو لوگ اس پر جو ہم نے تیری طرف اتارا اور اس پر جو ہم نے تجھ سے پہلے اُتارا ایمان رکھتے ہیں، اور آخرت پر وہی یقین کرتے ہیں۔ یہی لوگ ہیں جو اپنے پروردگار کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور یہی لوگ کامیاب ہیں۔

قرآن کے مضامین

قرآن میں وہ تمام مضامین موجود ہیں جن کی انسان کو اپنی معاش، معاد میں ضرورت رہتی ہے۔ مَا فَرَّطْنَا فِی الْکِتٰبِ مِنْ شَیْءٍ (ہم نے اس کتاب میں کسی شے کی کمی نہیں رکھی۔ ان مضامین کا حصر ہم بطریق ذیل کر سکتے ہیں :-

(۱) عقاید :

ان کا بیان ان آیات میں پایا جاتا ہے جن میں خدائے واحد پر، اس کے فرشتوں پر، اس کی کتابوں پر، اس کے پیغمبروں پر اور روز آخر پر ایمان لانا ضروری ٹھہرایا گیا ہے جیسے

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۚ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۚ لَمْ یَلِدْ وَ لَمْ یُوْلَدْ ۙ وَ لَمْ یَکُنْ لَّهٗ کُفُوًا اَحَدٌ ۝

کہہ دے کہ وہ اللہ ایک ہے۔ اللہ سب کا مقصود سب سے بے نیاز ہے۔ نہ اُسنے جنا نہ وہ جنا گیا۔ اور نہ کوئی اس کے برابر کا ہے۔

اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَ الْمُؤْمِنُوْنَ ؕ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ مَلٰٓئِكَتِهٖ وَ كُتُبِهٖ وَ رُسُلِهٖ قف لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ قف وَ قَالُوْا سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَ اِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ◆	ہمارا یہ پیغمبر، جو کچھ اس پر اسکے رب کی طرف سے اتارا گیا، اس پر ایمان لے آیا اور سارے ایمان لانے والے (ایمان لے آئے)۔ سب نے اللہ کو، اسکے فرشتوں کو، اسکے نوشتوں کو، اور اسکے پیغمبروں کو مان لیا۔ ہم لوگ اسکے پیغمبروں میں سے کسی ایک کے درمیان فرق نہیں کرتے، اور وہ کہنے لگے: ہم نے سن لیا، اور تسلیم کیا، اے ہمارے رب تیری مغفرت ہو، اور تیری ہی طرف ٹھکانا ہے۔

(۲) فرائض دینیہ :

ان کی تشریح ان آیتوں میں مذکور ہے جو نماز و روزہ اور حج وغیرہ کو واجب کرتی ہیں جیسے:

وَ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتُوا الزَّكٰوةَ وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ (البقرہ)	اور نماز قائم کرتے اور زکوٰۃ دیتے رہو اور جو بھی نیکی اپنی جانوں کے لئے آگے بھیجو گے۔ اس کو اللہ کے پاس پاؤ گے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۵ اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ ؕ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ؕ وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ ؕ فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ ؕ وَ اَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۵ (البقرہ)	اے لوگو جو ایمان لائے ہو! تم پر روزہ رکھنا لکھا گیا جس طرح ان لوگوں پر لکھا گیا تھا جو تم سے پہلے تھے۔ تاکہ تم پرہیزگار رہو ۵ چند گنتی کے دنوں میں ؕ پھر جو کوئی تم میں بیمار ہو یا کسی سفر پر ہو تو کچھ اور دنوں میں گنتی پوری کرلے ؕ اور ان لوگوں پر جو اس میں مشقت پائیں فدیہ ہے ایک مسکین کا کھانا ؕ پھر جو کوئی اپنی خوشی سے کوئی بھلائی کرے تو وہ اس کے لئے بہتر ہے، اور یہ تمھارے لئے بہتر ہے کہ تم روزہ رکھو اگر تمھیں آگاہی ہو

وَ لِلّٰہِ عَلَی النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْہِ سَبِیْلًا ؕ وَمَنْ کَفَرَ فَاِنَّ اللّٰہَ غَنِیٌّ عَنِ الْعٰلَمِیْنَ ؕ (آل عمران)

اور اللہ کے لئے لوگوں پر خانہ کعبہ کا حج کرنا ہے، اس پر جسے وہاں تک پہنچنے کا مقدور ہو ؕ اور جو شخص نا قدری کرے تو اللہ سب جہانوں سے بے نیاز ہے۔

(۳) اوامر و نواہی:

یہ ان آیتوں میں مذکور ہیں جو معقول باتوں کا حکم اور نا سزا کاموں سے منع کرتی ہیں، جیسے:۔

وَ لْتَکُنْ مِّنْکُمْ اُمَّۃٌ یَّدْعُوْنَ اِلَی الْخَیْرِ وَ یَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ یَنْھَوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ وَ اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ؕ (آل عمران)

اور تم میں ایک ایسی جماعت رہنی چاہیئے جو خیر کی طرف دعوت دیتے، معقول کاموں کا امر، اور ناشائستہ باتوں سے نہی کرتے رہیں اور یہی لوگ ہیں جو کامیاب رہیں گے۔

اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَ الْاِحْسَانِ وَ اِیْتَاۗءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَاۗءِ وَ الْمُنْکَرِ وَ الْبَغْیِ ج یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ ؕ (سورۃ النحل)

اللہ عدل و احسان کرنے اور قرابت والوں کو دینے کا حکم کرتا ہے، اور بے حیائی اور برائی اور زیادتی کرنے سے منع کرتا ہے۔ وہ تمھیں نصیحت کرتا ہے تاکہ تم دھیان رکھو۔

(۴) انذار و تبشیر:

یہ ان آیتوں میں ہے جن میں یہ ذکر مذکور ہے کہ مومنوں کے لئے کیا کیا تیار کیا گیا ہے۔ اور کافروں کے لئے کیا کیا تیار کیا گیا ہے۔ مثلاً

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَکَرٍ اَوْ اُنْثٰی وَ ھُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْیِیَنَّہٗ حَیٰوۃً طَیِّبَۃً وَ لَنَجْزِیَنَّھُمْ اَجْرَھُمْ بِاَحْسَنِ مَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ؕ (سورۃ النحل)

جو کوئی شائستہ کام کرے گا، نر ہو یا مادہ ہو، اور ہو وہ ایماندار، تو ہم اسے ضرور ایک ایسی زندگی عطا کریں گے جو پاکیزہ زندگی ہوگی اور ہم ان کو ان کے اجر ان کے بہتر کاموں کے مطابق جو وہ کرتے رہے عطا کریں گے۔

اور مثلاً

وَ مَنْ یَّعْصِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ یَتَعَدَّ حُدُوْدَهٗ یُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِیْهَا وَ لَهٗ عَذَابٌ مُّهِیْنٌ ٥ (النساء)

اور جو کوئی اللہ کی اور اس کے پیغمبر کی نافرمانی کریگا اور اس کی حدوں سے آگے نکلیگا وہ اس کو ایک آگ میں داخل کریگا جس میں وہ پڑا رہے اور اس کو خوار کرنیوالا عذاب ہوتا رہے گا۔

(۵) جدل و تحدی:

یہ ان آیتوں میں سے جن میں مخالفوں کو یہ دعوت دی گئی ہے کہ وہ آیات قرآنیہ کے مقابلے میں آیات گھڑ کرلے آئیں۔ مثلاً

وَاِنْ كُنْتُمْ فِیْ رَیْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰی عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ وَادْعُوْا شُهَدَآءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ٥

اور اگر تم اس (کلام) سے جو ہم نے اپنے بندے پر اتارا، کسی طرح کے شک میں ہو تو تم بھی اس کی مانند کوئی سورت لے آؤ، اگر سچے ہو۔

فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَ لَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِیْ وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِیْنَ ٥ (سورۃ البقر)

پھر اگر تم یہ نہ کرو اور کر بھی نہ سکو گے تو اس آگ سے اپنا بچاؤ کرو جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں تیار کر رکھی ہے منکروں کے لئے۔

اور مثلاً

اَمْ یَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ قُلْ فَاْتُوْا بِعَشْرِ سُوَرٍ مِّثْلِهٖ مُفْتَرَیٰتٍ وَّادْعُوْا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ٥ (ہود)

یا وہ کہتے ہیں، اس نے قرآن کو دل سے گھڑ لیا ہے تو ایسی گھڑی ہوئی دس سورتیں تم بھی لے آؤ اور اللہ کو چھوڑ جسے بلا سکو بلا بھی لو۔ اگر تم راستباز ہو

اور مثلاً

قُلْ لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلٰۤى اَنْ یَّاْتُوْا بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا یَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِیْرًا ٥ (الاسراء)

کہہ دو، اگر انسان اور جن سب ملکر اس پر تل جائیں کہ اس قرآن کی مانند (قرآن) لے آئیں تو ایسا قرآن نہ لا سکیں گے اگرچہ انکے بعض بعض کی پشتی کرتے رہیں

(۶) قصص :

جیسے وہ آیتیں جو نبیوں، پیغمبروں، ذوالقرنین، اور اصحاب کہف کے بارے میں وارد ہوئی ہیں۔ مثلاً

وَ لَقَدْ اٰتَیْنَا دَاوٗدَ مِنَّا فَضْلًا ؕ یٰجِبَالُ اَوِّبِیْ مَعَهٗ وَ الطَّیْرَ ۚ وَ اَلَنَّا لَهُ الْحَدِیْدَ ۙ اَنِ اعْمَلْ سٰبِغٰتٍ وَّ قَدِّرْ فِی السَّرْدِ وَ اعْمَلُوْا صَالِحًا ؕ اِنِّیْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ ۝ (سبا)

اور ہم نے داود کو اپنی جانب سے بڑائی دے رکھی تھی۔ اے پہاڑو! تم اس کے ساتھ مل کر تسبیح کرو اور پرندوں کو مسخر کر دیا تھا اور اس کے لئے لوہے کو نرم کر دیا تھا۔ کہ پوری پوری زرہیں بنا اور کڑیوں کو اندازے سے جوڑ اور صلاحیت کے ساتھ عمل کرو کہ میں جو کچھ تم کرتے ہو دیکھ رہا ہوں۔

اور مثلاً

وَ اذْکُرْ فِی الْکِتٰبِ مَرْیَمَ ۘ اِذِ انْتَبَذَتْ مِنْ اَهْلِهَا مَکَانًا شَرْقِیًّا ۙ فَاتَّخَذَتْ مِنْ دُوْنِهِمْ حِجَابًا ۫ فَاَرْسَلْنَاۤ اِلَیْهَا رُوْحَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِیًّا ۝ قَالَتْ اِنِّیْۤ اَعُوْذُ بِالرَّحْمٰنِ مِنْکَ اِنْ کُنْتَ تَقِیًّا ۝ قَالَ اِنَّمَاۤ اَنَا رَسُوْلُ رَبِّکِ ۖۗ لِاَهَبَ لَکِ غُلٰمًا زَکِیًّا ۝ قَالَتْ اَنّٰی یَکُوْنُ لِیْ غُلٰمٌ وَّ لَمْ یَمْسَسْنِیْ بَشَرٌ وَّ لَمْ اَکُ بَغِیًّا ۝ قَالَ کَذٰلِکِ ۚ قَالَ رَبُّکِ هُوَ عَلَیَّ هَیِّنٌ ۚ وَ لِنَجْعَلَهٗۤ اٰیَةً لِّلنَّاسِ وَ رَحْمَةً مِّنَّا ۚ وَ کَانَ اَمْرًا مَّقْضِیًّا ۝ فَحَمَلَتْهُ فَانْتَبَذَتْ بِهٖ مَکَانًا

کتاب میں مریم کا حال بیان کر جب وہ اپنے لوگوں سے ایک جگہ میں جو پورب کی طرف تھی الگ ہو گئی اور ان کے ورے ایک پردہ ڈال لیا۔ تب ہم نے اس کے پاس اپنا فرشتہ روح بھیجا تو وہ اس کے سامنے ایک سڈول آدمی کے روپ میں نمودار ہوا۔ مریم نے کہا: میں تجھ سے اللہ کی پناہ لیتی ہوں اگر تو پرہیزگار ہو۔ اس نے کہا میں تو تیرے رب کا بھیجا ہوا آیا ہوں تاکہ تجھے ایک پاکیزہ لڑکا دوں۔ مریم نے کہا میرے لڑکا کیسے ہوگا۔ نہ تو کسی مرد نے مجھے ہاتھ لگایا ہے ورنہ میں بدکار رہی ہوں۔ فرشتے نے کہا۔ یونہی ہے تیرے رب نے فرمایا یہ مجھ پر آسان ہے اور اس لئے ہے کہ ہم اسے لوگوں کے لئے نشانی اور اپنی طرف سے رحمت بنائیں اور یہ ایک امر تھا جو مقرر ہو چکا تھا۔ پس وہ حاملہ ہوئی اور اس کو لئے کسی

قَصِيًّا ۝ فَاَجَآءَهَا الْمَخَاضُ اِلٰى
جِذْعِ النَّخْلَةِ ج قَالَتْ يٰلَيْتَنِىْ مِتُّ
قَبْلَ هٰذَا وَكُنْتُ نَسْيًا مَّنْسِيًّا ۝
فَنَادٰىهَا مِنْ تَحْتِهَآ اَلَّا تَحْزَنِىْ قَدْ جَعَلَ
رَبُّكِ تَحْتَكِ سَرِيًّا ۝ وَهُزِّىْٓ اِلَيْكِ
بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسٰقِطْ عَلَيْكِ رُطَبًا
جَنِيًّا ۝ فَكُلِىْ وَاشْرَبِىْ وَقَرِّىْ عَيْنًا
فَاِمَّا تَرَيِنَّ مِنَ الْبَشَرِ اَحَدًا فَقُوْلِىْٓ
اِنِّىْ نَذَرْتُ لِلرَّحْمٰنِ صَوْمًا فَلَنْ اُكَلِّمَ
الْيَوْمَ اِنْسِيًّا ۝ فَاَتَتْ بِهٖ قَوْمَهَا تَحْمِلُهٗ
قَالُوْا يٰمَرْيَمُ لَقَدْ جِئْتِ شَيْئًا فَرِيًّا ۝
يٰٓاُخْتَ هٰرُوْنَ مَا كَانَ اَبُوْكِ امْرَاَ
سَوْءٍ وَّمَا كَانَتْ اُمُّكِ بَغِيًّا ۝ فَاَشَارَتْ
اِلَيْهِ قَالُوْا كَيْفَ نُكَلِّمُ مَنْ كَانَ
فِى الْمَهْدِ صَبِيًّا ۝ قَالَ اِنِّىْ عَبْدُ
اللّٰهِ اٰتٰنِىَ الْكِتٰبَ وَجَعَلَنِىْ نَبِيًّا ۝
وَّجَعَلَنِىْ مُبٰرَكًا اَيْنَ مَا كُنْتُ وَ
اَوْصٰنِىْ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ
مَا دُمْتُ حَيًّا ۝ وَبَرًّا بِوَالِدَتِىْ
وَلَمْ يَجْعَلْنِىْ جَبَّارًا شَقِيًّا ۝ وَالسَّلٰمُ
عَلَىَّ يَوْمَ وُلِدْتُّ وَيَوْمَ اَمُوْتُ وَيَوْمَ
اُبْعَثُ حَيًّا ۝ ذٰلِكَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ
قَوْلَ الْحَقِّ الَّذِىْ فِيْهِ يَمْتَرُوْنَ ۝

دور مقام پر چلی گئی۔ پھر درد اسے کھجور کے پیڑ کے پاس
لایا۔ کہنے لگیں کاش میں اس سے پہلے ہی مر چکتی اور بھول
بسر گئی ہوتی۔ تب فرشتے نے اس کو اس کے پائین سے
آواز دی۔ غمناک نہ ہو کہ تیرے رب نے تیرے لئے
پائین میں ایک چشمہ پیدا کر دیا ہے۔ اور کھجور کے پیڑ کو
اپنی طرف ہلا تجھ پر پکی پکی تازہ کھجوریں گر پڑینگی سو کھا
پی اور اپنی آنکھیں ٹھنڈی کر۔ پھر جو تو کبھی کسی بشر کو
دیکھے تو کہہ دیجیو کہ میں نے رحمٰن کے نام کا روزہ مانا ہوا
ہے سو آج میں کسی انسان سے کلام نہ کروں گی پھر
وہ اسکو گود میں لئے اپنی قوم کے یہاں لائی۔ وہ کہنے
لگے اے مریم! تو نے یہ نا سزا حرکت کی ہے۔ اے
خواہر ہارون! نہ تو تیرا باپ برا آدمی تھا اور نہ تیری
ماں ہی بدکار تھی۔ تب مریم نے لڑکے کی طرف اشارہ
کیا۔ وہ کہنے لگے اس بچے سے کیا بات کریں جو پنگوڑے
میں پڑا ہو۔ وہ بچہ بول اٹھا۔ میں اللہ کا پرستار
ہوں اس نے مجھے کتاب دی اور نبی بنایا۔ اور مجھے
جہاں کہیں رہوں مبارک ٹھہرایا اور مجھے تاکید کی کہ
جب تک جیوں صلوٰۃ و زکوٰۃ کا پابند اور اپنی ماں
کا خدمت گزار رہوں اور مجھے سرکش اور بد بخت
نہیں کیا۔ اور مجھ پر سلامتی جس دن میں پیدا ہوا
اور جس دن میں مروں اور جس دن زندہ کر کے
اٹھایا جاؤں یہ ہے عیسےٰ مریم کا بیٹا وہ سچی بات جس
میں جھگڑا کرتے ہیں۔

(۷) قانونِ اجتماعی :

یہ ان آیتوں میں مذکور ہے جن میں زکوٰۃ کا مستحقوں کے لئے نکالنا واجب کیا گیا ہے۔ مثلاً

اِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَآءِ وَ الْمَسَاكِيْنِ وَ الْعَامِلِيْنَ عَلَيْهَا وَ الْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ وَ فِي الرِّقَابِ وَ الْغَارِمِيْنَ وَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ ابْنِ السَّبِيْلِ ط فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ ط وَ اللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۵ (التوبہ)

صدقات (یعنی زکوٰۃ) تو صرف فقیروں اور مسکینوں کے لئے ہے اور ان کے لئے جو اس محکمہ میں ملازم ہوں اور جن کی تالیف قلوب مقصود ہو اور غلاموں کی آزادی اور قرضداروں کی رہائی اور راہ خدا میں اور راہ گیروں کے کام آنے کے لئے، اللہ کی ٹھہرائی ہوئی ہے، اور اللہ بڑا دانا پختہ کار ہے۔

اور مثلاً

يَسْـَٔلُوْنَكَ مَا ذَا يُنْفِقُوْنَ ۵ قُلْ مَا اَنْفَقْتُمْ مِّنْ خَيْرٍ فَلِلْوَالِدَيْنِ وَ الْاَقْرَبِيْنَ وَ الْيَتٰمٰى وَ الْمَسَاكِيْنِ وَ ابْنِ السَّبِيْلِ وَ مَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ۵ (البقرۃ)

پوچھتے ہیں کیا دیا کریں۔ کہہ دے جو خیرات دینے لگو سو ماں باپ کو قرابتداروں کو اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافر کو دیا کرو، جو خیرات تم کروگے سو اللہ اس کو خوب جانتا ہے۔

(۸) قانونِ سیاسی :

یہ ان آیتوں میں آیا ہے جن میں اللہ نے حکام کی اطاعت اور معاہدوں کے پورا کرنے کا حکم دیا ہے جیسے آیات ذیل میں:-

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَ اُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ ۚ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَ الرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ ط ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّ اَحْسَنُ تَاْوِيْلًا ۵ (النساء)

اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور اللہ کے پیغمبر اور اپنے فرمانرواؤں کے حکم پر چلو۔ پھر اگر کسی معاملے میں تمہارا جھگڑا ہو جائے تو اس کو اللہ اور رسول کی طرف لے جاؤ۔ اگر تم اللہ پر اور پچھلے دن پر یقین رکھتے ہو اور یہ بات بہت اچھی ہے اور اس کا انجام بھی بہت اچھا ہے۔

وَ اَوْفُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ اِذَا عَاهَدْتُّمْ وَ لَا تَنْقُضُوا الْاَيْمَانَ بَعْدَ تَوْكِيْدِهَا وَ قَدْ جَعَلْتُمُ اللّٰهَ عَلَيْكُمْ كَفِيْلًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ ۝ (النحل)

اور جب تم معاہدہ کرو تو اللہ کا عہد پورا کرو اور اپنے حلفی بیان پختہ کر لینے کے بعد توڑ نہ ڈالا کرو اور جبکہ اللہ کو اپنا ضامن بھی کر چکتے ہو۔ یقیناً جو کچھ تم کرتے ہو اللہ کو معلوم ہوتا ہے۔

(۹) قانون جنائی فوجداری:

یہ ان آیتوں میں مذکور ہے جن میں حدود و قصاص کا بیان ہے۔ مثلاً

وَ كَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيْهَا اَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ وَ الْعَيْنَ بِالْعَيْنِ وَ الْاَنْفَ بِالْاَنْفِ وَ الْاُذُنَ بِالْاُذُنِ وَ السِّنَّ بِالسِّنِّ وَ الْجُرُوْحَ قِصَاصٌ ؕ فَمَنْ تَصَدَّقَ بِهٖ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَّهٗ ؕ وَ مَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ (المائدہ)

اور ہم نے ان پر توراۃ میں یہ بھی لکھا کہ جان کا بدلہ جان ہے اور آنکھ کا بدلہ آنکھ اور ناک کا بدلہ ناک اور کان کا بدلہ کان اور دانت کا بدلہ دانت اور زخموں کے بدلے ویسے ہی زخم ہیں۔ اور جو کوئی بدلہ معاف کر دے تو یہ اس کے لئے کفارہ ہے اور جو لوگ اس کے مطابق فیصلہ نہ کریں جو اللہ نے نازل کیا ہے تو وہی ظالم ہیں۔

(۱۰) قانون مدنی:

جو ربا اور میراث کی آیتوں میں مذکور اور جسکا اشارہ ذیل کی آیات میں پایا جاتا ہے۔

وَ مَا اٰتَيْتُمْ مِّنْ رِّبًا لِّيَرْبُوَا فِيْٓ اَمْوَالِ النَّاسِ فَلَا يَرْبُوْا عِنْدَ اللّٰهِ ۚ وَمَا اٰتَيْتُمْ مِّنْ زَكٰوةٍ تُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُضْعِفُوْنَ ۝ (الروم)

اور جو تم بیاج دیتے ہو کہ لوگوں کے مال میں بڑھوتی ہو، سو وہ بڑھوتی اللہ کے نزدیک تو ہوتی نہیں۔ اور جو تم زکوٰۃ دیتے ہو اللہ کی خوشی چاہتے ہوئے۔ سو ایسے ہی لوگ ہیں جو بڑھا رہے ہیں۔

يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا وَ يُرْبِي الصَّدَقٰتِ ؕ وَ اللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ اَثِيْمٍ ۝ (البقرہ)

اللہ بیاج کو مٹاتا اور زکوٰۃ کو بڑھاتا ہے اور اللہ کسی ناسپاس گناہگار کو پسند نہیں کرتا۔

يُوْصِيْكُمُ اللّٰهُ فِيْٓ اَوْلَادِكُمْ ۖ
لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ ۚ فَاِنْ
كُنَّ نِسَآءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ
ثُلُثَا مَا تَرَكَ ۚ وَ اِنْ كَانَتْ
وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ ۭ وَلِاَبَوَيْهِ
لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ
اِنْ كَانَ لَهٗ وَلَدٌ ۚ فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ
لَّهٗ وَلَدٌ وَّ وَرِثَهٗٓ اَبَوٰهُ فَلِاُمِّهِ
الثُّلُثُ ۚ فَاِنْ كَانَ لَهٗٓ اِخْوَةٌ فَلِاُمِّهِ
السُّدُسُ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصِيْ
بِهَآ اَوْ دَيْنٍ ۭ اٰبَآؤُكُمْ وَ اَبْنَآؤُكُمْ
لَا تَدْرُوْنَ اَيُّهُمْ اَقْرَبُ
لَكُمْ نَفْعًا ۭ فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ ۭ
اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ○
وَ لَكُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ اَزْوَاجُكُمْ
اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهُنَّ وَلَدٌ ۚ فَاِنْ
كَانَ لَهُنَّ وَلَدٌ فَلَكُمُ الرُّبُعُ
مِمَّا تَرَكْنَ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ
يُّوْصِيْنَ بِهَآ اَوْ دَيْنٍ ۭ وَ لَهُنَّ
الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْتُمْ اِنْ لَّمْ يَكُنْ
لَّكُمْ وَلَدٌ ۚ فَاِنْ كَانَ لَكُمْ وَلَدٌ
فَلَهُنَّ الثُّمُنُ مِمَّا تَرَكْتُمْ مِّنْۢ
بَعْدِ وَصِيَّةٍ تُوْصُوْنَ بِهَآ اَوْ دَيْنٍ ۭ

اللہ تمھیں تمھاری اولاد کے حصہ کی بابت یہ حکم دیتا
ہے کہ لڑکے کا حصہ دو لڑکیوں کے حصے کے برابر ہے،
پھر اگر لڑکیاں ہی ہوں اور وہ دو یا دو سے اوپر
ہوں تو ان کو ترکہ کی دو تہائی ملے گی۔ اور اگر لڑکی
ایک ہو تو اس کو آدھا ترکہ ملیگا۔ اگر میت کے کوئی
اولاد بھی ہو تو اس کے ماں باپ کو ان میں سے ہر ایک
کو ترکے کا چھٹا حصہ ملیگا۔ پھر اگر اس کے کوئی اولاد
نہ ہو اور اس کے ماں باپ ہی وارث ہوں تو اس
کی ماں کو تہائی ملیگا (باقی باپ کا ہوگا) پھر اگر اولاد
نہ ہونے کی صورت میں میت کے کچھ بھائی ہوں تو
اس کی ماں کو چھٹا حصہ ملیگا یہ میت کی وصیت پوری
کرنے اور قرض ادا کرنے کے بعد ہوگا باپ تمھارے
اور بیٹے تمھارے جو تم نہیں جانتے کہ ان میں نفع کے
پہلو سے کون تمھارے زیادہ قریب ہے۔ یہ اللہ کا فریضہ
ہے اور بیشک اللہ علیم و حکیم ہے اور تمھاری بیویوں
کے ترکے میں سے تم کو نصف ملیگا۔ اگر ان کے کوئی
اولاد نہ ہو۔ پھر اگر ان کے اولاد ہو تو تم کو ان کے ترکے
کا چوتھائی حصہ ملیگا وصیت پوری کرنے کے بعد جو
وہ کر مری ہوں یا قرض چکا دینے کے بعد اور ان کو
(یعنی تمھاری بیویوں کو تمھارے ترکے کا چہارم حصہ
ملیگا۔ اگر تمھارے کوئی بھی اولاد نہ ہو پھر اگر تمھارے
اولاد ہو تو ان کو تمھاری کی ہوئی وصیت پوری کرنے
یا قرض چکانے کے بعد تمھارے ترکے کا آٹھواں حصہ

وَ اِنْ كَانَ رَجُلٌ يُّوْرَثُ كَلٰلَةً اَوِ امْرَاَةٌ وَّ لَهٗۤ اَخٌ اَوْ اُخْتٌ فَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ ۚ فَاِنْ كَانُوْۤا اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَهُمْ شُرَكَآءُ فِي الثُّلُثِ مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصٰى بِهَاۤ اَوْ دَيْنٍ غَيْرَ مُضَآرٍّ ۚ وَصِيَّةً مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَ اللّٰهُ عَلِيْمٌ حَلِيْمٌ	ملیگا۔ اگر کوئی مرد یا عورت جس کے وارث ہو سکتے ہوں کلالہ ہو اور اسکا کوئی بھائی یا بہن ہو تو اُن میں سے ہر ایک کو چھٹا حصہ ملیگا۔ پھر اگر وہ اس سے زیادہ ہوں تو وہ تہائی حصے میں شریک ہوں گے۔ قرض ادا اور وصیت جو کی گئی ہو اُسے پورا کرنے کے بعد بغیر اس کے کہ کسی کو نقصان پہنچے۔ یہ اللہ کا حکم ہے۔ اور اللہ سب کچھ جانتا بردبار ہے۔

(۱۱) قانون حربی :

اس کا ذکر ان آیتوں میں ہے جن میں لڑائی کی اجازت، صلح کا ارشاد، قیدیوں کے معاملے، اور فے کے بانٹنے کا بیان ہے۔ مثلاً

وَ اِمَّا تَخَافَنَّ مِنْ قَوْمٍ خِيَانَةً فَانْۢبِذْ اِلَيْهِمْ عَلٰى سَوَآءٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْخَآئِنِيْنَ ۝ وَ لَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا سَبَقُوْا ؕ اِنَّهُمْ لَا يُعْجِزُوْنَ ۝ وَ اَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ وَّ مِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَ عَدُوَّكُمْ وَ اٰخَرِيْنَ مِنْ دُوْنِهِمْ ۚ لَا تَعْلَمُوْنَهُمْ ۚ اَللّٰهُ يَعْلَمُهُمْ ؕ وَ مَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَيْءٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يُوَفَّ اِلَيْكُمْ وَ اَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ ۝ وَ اِنْ جَنَحُوْا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا وَ تَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝ (انفال)	اور جو کبھی تجھ کو کسی قوم کی طرف سے خیانت کا اندیشہ ہو تو ان کا عہد برابر سرابر ان کی طرف پھینک مار اور جو لوگ کافر ہوئے وہ یہ نہ سمجھ لیں کہ قابو سے نکل گئے وہ عاجز نہ کر سکیں گے۔ اور ان کے مقابلے کے لئے جس قدر قوت کی بہم رسانی اور گھوڑوں کی فراہمی کر سکو تیار رکھو کہ اس سے اپنے دشمن اور خدا کے دشمن پر دھاک بٹھا سکو ان کے سوا ان پر بھی جن کو تم تو نہیں جانتے اللہ ان کو جانتا ہے اور جو کچھ تم اللہ کی راہ میں خرچ کرو گے اس کا پورا بدلہ تم کو ملے گا اور تم کو کم نہ دیا جائے گا۔ اور اگر وہ صلح پر مائل ہوں تو تو بھی مائل ہو جا اور اللہ پر بھروسہ کر کہ وہ سنتا جانتا ہے۔

(۱۲) مواعظ و ارشاد :

ان کا بیان ان آیات میں ہے جو تمثیلوں اور حکایتوں پر مشتمل ہیں جیسے آیات ذیل میں :-

اَلَمْ تَرَ کَیْفَ ضَرَبَ اللّٰہُ مَثَلًا کَلِمَۃً طَیِّبَۃً کَشَجَرَۃٍ طَیِّبَۃٍ اَصْلُھَا ثَابِتٌ وَّ فَرْعُھَا فِی السَّمَآءِ تُؤْتِیْ اُکُلَھَا کُلَّ حِیْنٍۭ بِاِذْنِ رَبِّھَا وَ یَضْرِبُ اللّٰہُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ لَعَلَّھُمْ یَتَذَکَّرُوْنَ ۝ وَ مَثَلُ کَلِمَۃٍ خَبِیْثَۃٍ کَشَجَرَۃٍ خَبِیْثَۃِ اجْتُثَّتْ مِنْ فَوْقِ الْاَرْضِ مَا لَھَا مِنْ قَرَارٍ ۝ (ابراہیم)

دیکھا نہیں اللہ نے کیسی مثال بیان کی ہے۔ ایک پاکیزہ بات پاکیزہ درخت کی مانند ہے کہ جڑ اس کی مضبوط اور شاخیں اس کی آسمان میں ہیں وہ رب کی اجازت سے ہر وقت اپنا کو پھل دیتا ہے اور اللہ لوگوں کے لئے مثالیں بیان کرتا ہے تاکہ وہ سمجھیں۔ اور ناپاک کلام کی مثال ناپاک درخت کی سی ہے۔ جو جو زمین کے اوپر اکھاڑ لیا گیا۔ اس کو کچھ بھی جماؤ نہیں۔

وَلَا یَحِیْقُ الْمَکْرُ السَّیِّئُ اِلَّا بِاَھْلِہٖ۔ بُرا داؤ اسی پر پڑتا ہے جو کرتا ہے۔
(فاطر)

قُلْ کُلٌّ یَّعْمَلُ عَلٰی شَاکِلَتِہٖ۔ کہہ دے ہر شخص اپنے ڈھب پر کام کرتا ہے۔
(الاسراء)

وَ عَسٰی اَنْ تَکْرَھُوْا شَیْئًا وَّ ھُوَ خَیْرٌ لَّکُمْ وَ عَسٰی اَنْ تُحِبُّوْا شَیْئًا وَّ ھُوَ شَرٌّ لَّکُمْ وَ اللّٰہُ یَعْلَمُ وَ اَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝

قریب ہے کہ تم کوئی شے ناپسند کرو اور وہی تمہارے لئے بہتر ہو اور قریب ہے کہ تم کوئی شے پسند کرو اور وہی تمہیں بُری ہو۔ اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔

(البقرہ)

کُلُّ نَفْسٍۭ بِمَا کَسَبَتْ رَھِیْنَۃٌ (المدثر) ہر شخص اپنی کرتوت کے سبب گروی ہے ۔

لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَھَا (البقرہ) اللہ کسی جان کو اتنی ہی تکلیف دیتا ہے جتنی اس کی سمائی ہوتی ہے۔

وَ اتَّقُوْا فِتْنَۃً لَّا تُصِیْبَنَّ الَّذِیْنَ اور ایسے فتنے سے بچتے رہو جو تم میں سے خاص ان ہی

ظَلَمُوْا مِنْكُمْ خَاصَّةً وَّ اعْلَمُوْا اَنَّ — کو نہ پہنچیگا جنھوں نے ظلم کیا ہوگا۔ اور جان لو کہ اللہ
اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝ (الانفال) — کڑی سزا دینے والا ہے

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا — کبھی نیکی کو نہ پاؤگے جبتک اس چیز میں سے نہ دو جس کو
تُحِبُّوْنَ ۝ وَ مَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَيْءٍ فَاِنَّ — تم چاہتے ہو اور جو کچھ بھی تم خرچ کرو اللہ اس سے
اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ۝ (آل عمران) — آگاہ ہے۔

وَ اَنْ لَيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى ۝ — اور انسان کو وہی ملتا ہے جو وہ کوشش کرتا ہے
وَ اَنَّ سَعْيَهٗ سَوْفَ يُرٰى ۝ (النجم) — اور اس کی کوشش دیکھی جائیگی

اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ — خدا نے آج تک اس قوم کی حالت نہیں بدلی۔ نہ ہو
حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ ۝ (الرعد) — جسکو خیال آپ اپنی حالت کے بدلنے کا۔

(باقی آئندہ)
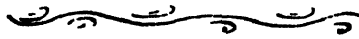
حاشیہ مختصر ابن ابی جمرہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَقَّ حَمْدِہٖ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی مُحَمَّدِ الْخِیَرَۃِ مِنْ خَلْقِہٖ وَ عَلَی الصَّحَابَۃِ الْمُخْتَارِیْنَ لِصُحْبَتِہٖ۔

اما بعد کتاب "جواہر البخاری" اور کتاب "مختار الامام مسلم" مدرسۃ البنات (جالندھر) کے نصاب تعلیم میں شامل ہیں۔ لیکن اس سال جنگ عظیم کی وجہ سے یہ کتابیں ملک مصر سے منگوائی نہ جا سکیں۔ اس لئے اوّل الذکر کتاب کی جگہ کتاب "مختصر ابن ابی جمرہ" طبع کرا کر داخل درس کر لی گئی۔ یہ اسی کتاب کا حاشیہ ہے جو بذریعہ پیام اسلام شائع کیا جا رہا ہے۔ تاکہ طالبات مدرسہ کے لئے مطالعہ میں معین و مفید ہو۔

یہ کتاب، صحیح بخاری کی ۲۹۲ حدیثوں کا مجموعہ ہے اور اس کا اصل نام جَمْعُ النِّهَايَةِ فِي أَصْلِ الْخَيْرِ وَ غَايَةِ ہے۔ مؤلف کا نام شیخ ابو محمد عبداللہ بن سعد بن ابی جمرۃ الازدی ہے۔ یہ اولیاء اللہ میں سے تھے اور مجاب الدعوات تھے۔

حاشیہ مختصر ابن ابی جمرۃ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

(۱) عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ أَوَّلُ مَا بُدِئَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ مِنَ الْوَحْيِ

عَنْ عَائِشَةَ: اَیْ رُوِیَ عَنْ عَائِشَةَ یعنی عائشہؓ سے مروی ہے

عَائِشَةَ (جینے والی) حضرت ابوبکر صدیقؓ کی دختر اور حضرت رسولؐ خدا کی بیوی تھیں اور آپ کی بیویوں میں سب سے زیادہ علم رکھتی تھیں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا تھا کہ

اپنا آدھا دین اس حُمَیراء (سُرخ رنگ والی) سے حاصل کرو۔ آنحضرتؐ کے ساتھ دس برس رہیں۔

أُمُّ الْمُؤْمِنِيْنَ: (ایمان والوں کی ماں) احترام، تعظیم اور نکاح حرام ہونے کی جہت سے، نہ اس جہت سے کہ ان کی طرف نگاہ کرنا جائز، اور ان کی بیٹیوں سے نکاح حرام ہو

اَنَّهَا قَالَتْ (کہ اس نے کہا، اَنَّ مفتِرہ (حرفِ تفسیر۔ یعنی کے معنوں میں) کہ هَا ضمیرِ متصل واحد مؤنث غائب کے لئے قَالَتْ تَلَفَّظَتْ۔ تَكَلَّمَتْ۔ اس نے کہا فعل ماضی صیغۂ واحدۂ غائبہ۔ بابَ قَالَ يَقُوْلُ قَوْلاً وَ قَالاً وَ قِيْلاً و قَوْلَةً وَ مَقَالاً وَ مَقَالَةً کہنا۔

بظاہر یہ حدیث موقوف ہے اس لئے کہ حضرت عائشہؓ نے اس قصّے کو نہیں پایا اور ہوسکتا ہے کہ انھوں نے یہ قصہ آنحضرتؐ سے سنا ہو جیسا کہ قَالَ فَاَخَذَنِیْ سے ظاہر ہے

اَوَّلُ مَا بُدِئَ الخ: اَوَّلُ مبتدا ہے۔ مَا موصولہ ہے یا نکرہ ہے۔ اور بُدِئَ صفت یا صلہ ہے۔ مِنَ الوَحْیِ بیان ہے مَا کا۔ اور الرُّؤْيَا خبر ہے۔ یعنی وہ پہلی وحی جس سے رسول خدا کی رسالت کی ابتدا ہوئی سچے خواب تھے۔

بُدِئَ: آغاز ہوا۔ شروع کیا گیا۔ فعل ماضی مجہول صیغہ واحد مذکر غائب۔ بَدَاَ بَدْأً وَ اِبْتَدَاَ وَ تَبَدَّاَ الشَّیْئَ وَ بِالشَّیْئِ اِفْتَتَحَهٗ وَ قَدَّمَهٗ فِی العَمَلِ۔

مِنَ الْوَحْیِ: مِنْ تبعیضیہ بھی ہوسکتا ہے اور بیانیہ بھی۔ تبعیضیہ ہو تو معنی ہونگے مِنْ اَقْسَامِ الوَحْیِ یعنی وحی کی قسموں سے۔ اور بیانیہ ہو تو معنی ہونگے اول جس وحی سے رسول اللہؐ کی رسالت کی ابتدا ہوئی۔

وحی کے لغوی معنی ہیں۔ اَلْاِعْلَامُ فِیْ خِفَاءٍ پوشیدگی میں آگاہ کرنا اور اشارہ کرنا۔ اور شرعاً وحی کے معنےٰ ہیں اللہ کا اپنے انبیاء کو کسی شے سے آگاہ کرنا کتاب کے، یا فرشتے کے، یا رویائے صالحہ یا الہام کے ذریعے۔ اور الہام ہے کسی بات کا دل میں ڈالنا جس سے وہ مطمئن ہو جائے۔

اَلرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ فِي النَّوْمِ۔ فَكَانَ لَا يَرٰى رُؤْيَا اِلَّا جَاءَتْ مِثْلَ فَلَقِ الصُّبْحِ

رُؤْيَا : خواب۔ صَالِحَة : صادق۔ سچے۔ فِي النَّوْمِ : نیند میں سوتے ہوئے۔

ترجمہ : مومنوں کی ماں عائشہ سے (اللہ ان سے خوش رہے) روایت ہے کہ انھوں نے کہا : اول جس وحی سے (یا جس قسم کی وحی سے پیغمبر خدا کی پیغمبری) کا آغاز ہوا (وہ) سچے خواب تھے سونے (کی حالت) میں

فَ : سو۔ كَانَ : تھا۔ كَانَ لَا يَرٰى : نہیں دیکھتا تھا۔ ماضی استمراری۔ رَاٰ يَرٰى۔ رَأْيًا وَ رُؤْيَةً وَ رَاءَةً وَ رِئْيَانًا۔

اِلَّا : مگر۔ حرف استثنا۔ جَاءَتْ : آئی فعلِ ماضی۔ صیغہ واحدہ غائبہ۔

مِثْلَ : مانند۔ جَاءَتْ کے فاعل سے حال ہے۔ اَىْ جَاءَتْ مشبهة فَلَقَ الصُّبْحِ۔ یا مصدر محذوف کی صفت ہے۔ اَىْ جَاءَتْ مَجِيئًا مِثْلَ فَلَقِ الصُّبْحِ۔

فَلَقِ الصُّبْحِ ضیاء الصبح، نور صبح، صبح کی روشنی۔ یعنی خواب نہایت صاف طور پر پورے ہوتے۔

ترجمہ: سو (آنحضرت) نہیں دیکھتے تھے کوئی خواب مگر آتا صبح کی روشنی کی مانند۔

ترجمہ: سو وہ کوئی ایسا خواب نہ دیکھتے جو صبح کی روشنی مانند (صادق) نہ آتا۔

ثُمَّ حُبِّبَ اِلَيْهِ الْخَلَاءُ، وَكَانَ يَخْلُوْا بِغَارِ حِرَاءٍ

ثُمَّ : حرف عطف، ترتیب اور تراخی کے لئے آتا ہے۔ پھر۔ تب۔ بعد ازاں۔

حُبِّبَ اِلٰى : محبوب بنایا گیا۔ پیارا بنایا گیا۔ پسند کرایا گیا۔ حُبِّبَ اِلَيْهِ : اس کو پسند کرایا گیا۔

فعلِ ماضیٔ مجہول از باب تفعیل : حَبَّبَ يُحَبِّبُ تَحْبِيْبًا فَهُوَ مُحَبِّبٌ وَ حُبِّبَ يُحَبَّبُ فَذَاكَ مُحَبَّبٌ۔ فاعل کا نام یا تو اس لئے نہیں لایا گیا کہ اس کا باعث

ثابت ہے تھا یا یہ ثابت کرنے کے لئے کہ باعث بشر نہ تھا۔

خَلَاء : خلوت۔ تنہائی۔ بمعنی اختلاء: اکیلا ہونا۔ تنہائی کی زندگی گزارنا۔

ترجمہ۔ پھر ان کو گوشہ نشینی اور خلوت گزینی پسند کرائی گئی۔

وَ . اور۔ کَانَ: تھا۔ یَخْلُوْ تنہا رہتا ہے۔ خَلَا یَخْلُوْ خَلْوَةً وَخَلْوًا وَخَلَاءً۔

کَانَ یَخْلُوْ : فعل ماضی استمراری صیغہ واحد غائب۔ اکیلا رہتا تھا۔

اَلْغَارُ اَلنَّقْبُ فِی الْجَبَلِ۔ سوراخ۔ کھو۔ غار۔ جمعُہٗ : اَغْوَار۔ غِیْرَان

حِرَاء ایک پہاڑ ہے جو مکہ سے منا کو جاتے ہوئے تین میل کے فاصلے پر واقع ہے اور ... بہ ... ہے۔ اور اب جَبَلُ النُّوْر کے نام سے مشہور ہے۔ اور وہ خلوت نشیں بنتے غار حرا میں۔

فَیَتَحَنَّثُ فِیْهِ (وَ هُوَ التَّعَبُّدُ) اللَّیَالِی ذَوَاتِ الْعَدَدِ قَبْلَ اَنْ یَنْزِعَ اِلٰی اَهْلِهٖ

فَ : حرف عطف ، یَتَحَنَّثُ معطوف یَخْلُوْ پر

یَتَحَنَّثُ یَتَعَبَّدُ عبادت کرتا ہے۔ یَاْنَفُ الْاِثْمَ وَ یَتْرُکُ الْحِنْثَ ناک چڑھاتا گناہ سے اور چھوڑتا ہے گناہ کو۔ بتوں سے الگ ہوتا ان کی عبادت ترک کرتا ہے۔ کَانَ یَتَحَنَّثُ عبادت کرتے تھے۔ فعل ماضی استمراری۔ صیغہ واحد غائب۔

فِیْهِ : اس میں اَیْ فِی الْغَارِ ہ ضمیر واحد غائب راجع ہے غار کی طرف۔

وَ هُوَ یعنی تَحَنُّثُ (عبادۃ کرنا) جو یَتَحَنَّثُ سے مفہوم ہوتا ہے۔

اَلتَّعَبُّدُ تَعَبُّدٌ ہے یعنی اس کے معنے تعبّد کے ہیں۔ یہ جملہ زھری کا ہے جو اس حدیث کے راوی ہیں حضرت عائشہ کا نہیں ہے۔

لَیَالِی۔ جمع لیل۔ راتیں۔ اَللَّیَالِی منصوب علی الظرفیۃ ہے۔ متعلق ہے فعل یَتَحَنَّثُ سے۔ اور راتوں کے ساتھ دن بھی شامل ہیں۔ راتوں کو مخصوص اس لئے کیا گیا، کہ رات

کو خوب خاطر جمعی سے عبادت ہوتی ہے

ذَوَات : والیاں، واحد ذَاتٌ والی۔ عَدَدٌ گنتی ؛ ذَوَاتِ الْعَدَدِ گنتی کی ؛ صفت ہے اَللَّيَالِي کی اور منصوب ہے بالکسرہ اشارہ کرتی ہے ان کی کثرت کی طرف ؛ قبل : پہلے۔ اَنْ : کہ ؛ قَبْلَ اَنْ : اس سے پہلے کہ يَنْزِعَ اِلٰى يذهب و يشتاق ۔ نزع اِلٰى ۔ گیا۔ مشتاق ہوا۔ و نَزَعَ عنه اس سے باز رہا۔ اِلٰى اَهْلِه يَنْزِعَ سے متعلق ہے۔ اور اہل سے مراد عیال ہیں۔

وَ يَتَزَوَّدُ لِذَالِكَ ثُمَّ يَرْجِعُ اِلٰى خَدِيْجَةَ فَيَتَزَوَّدُ لِمِثْلِهَا حَتّٰى جَاءَهُ الْحَقُّ وَ هُوَ فِي غَارِ حِرَاءٍ

وَ يَتَزَوَّدُ معطوف ہے يَتَحَنَّثُ یا يَخْلُوْ پر۔ اَىْ يَتَّخِذُ زَادًا : زاد لیتا ہے توشہ لیتا ہے۔ فعل مضارع باب تَفَعُّل صیغہ واحد غائب وَ كَانَ زَادُهُ الْكَعْكَ وَالزَّبِيبَ ۔ لِ : لئے۔ واسطے۔ حرف جار۔ ذَالِكَ : وہ، اسم اشارہ بعیدہ۔ لِذَالِكَ اس کے لئے۔ یعنی خلاء و تعبد کے لئے۔

ثُمَّ يَرْجِعُ معطوف ہے يَتَحَنَّث پر۔ پھر وہ لوٹ آتے ثابت ہوا کہ ہمیشہ اہل و عیال سے الگ رہنا خلاف سنت ہے۔ اِلٰى خَدِيْجَةَ. خدیجہ کیطرف۔ خدیجہ کے پاس فَيَتَزَوَّدُ اَىْ يَتَّخِذُ زَادًا۔ لِمِثْلِهَا۔ لِ : لئے حرف جار متعلق ہے يَتَزَوَّدُ۔ مِثْل : مانند مضاف ھا ضمیر واحدہ غائبہ مضاف الیہ۔ لیالی کی طرف راجع۔ ترجمہ اور وہ اس خلوت و عبادت کے لئے زاد لیتے پھر خدیجہ کے پاس لوٹ آتے اور ان کی مانند راتوں کے لئے زاد لے جاتے۔

حَتّٰى : یہانتک جَاءَ : آیا۔ هٗ : ان کے پاس۔ یہ غایت ہے يَتَحَنَّث کی یعنی آنحضرت ﷺ کی عبادت کی یہی کیفیت رہی یہانتک کہ ان کے پاس حق آیا۔

اَلْحَقُّ صفت ہے موصوف اس کا محذوف ہے۔ وَالتَّقْدِيْرُ الْاَمْرُ الْحَقُّ اور یہ امر حق کا آنا رمضان کی سولھویں کو ہوا تھا اور سن شریف اس وقت چالیس برس کا تھا۔

وَ هُوَ فِي غَارِ حِرَاءٍ : اور وہ غار حرا ہی میں تھے۔ جملہ حالیہ ہے۔ فعل جَاءَ کے

مفعول ہے۔

فَجَاءَهُ الْمَلَكُ، فَقَالَ اقْرَأْ، قَالَ مَا اَنَا بِقَارِیءٍ

فَ: تفسیریہ ہے جیسا کہ فَتُوْبُوْا اِلٰی بَارِئِكُمْ فَاقْتُلُوْا اَنْفُسَكُمْ میں کہ فَاقْتُلُوْا اَنْفُسَكُمْ فَتُوْبُوْا اِلٰی بَارِئِكُمْ کی تفسیر ہے۔

جَاءَ: آیا فعلِ ماضی واحد غائب یَجِیْءُ مَجِیْئًا جَیْئًا جَیْئَةً: آنا۔ پہنچنا۔ کرنا۔

الْمَلَكُ: فرشتہ۔ سو فرشتہ آنحضرت کے پاس آیا۔

فَ قَالَ: اور کہا (فرشتے نے)

اِقْرَأْ: پڑھ فعل امر واحد مخاطب۔ قَالَ: فرمایا (آنحضرت نے)۔ مَا: نہیں۔ اَنَا: میں۔ ضمیر واحد متکلم بِ قَارِیءٍ پڑھا ہوا۔ ترجمہ یعنی فرشتہ آنحضرت کے پاس آیا، اور اس نے کہا پڑھ۔ فرمایا میں پڑھا ہوا نہیں۔

قَالَ فَاَخَذَنِیْ فَغَطَّنِیْ حَتّٰی بَلَغَ مِنِّی الْجَهْدَ

قَالَ: (النبی صلی اللہ علیہ وسلم) فرمایا۔ فَ: تب۔ اَخَذَ: اس نے پکڑا + اَخَذَنِیْ: اس نے مجھے پکڑا۔ فَ: اور۔ غَطَّ ضَمَّ وَعَصَرَ دبایا۔ بھینچا۔ فَغَطَّنِیْ: اور مجھ کو دبایا۔ حَتّٰی: یہاں تک کہ بَلَغَ (اَلْمَلَكُ) وَصَلَ: پہنچا۔ بَلَغَ۔ یَبْلُغُ۔ بُلُوْغًا و بلاغًا۔ مِنِّیْ مجھسے میری۔ اَلْجَهْدَ: قوت۔

مطلب یہ کہ جبریل علیہ السلام نے آنحضرت کو اتنا دبایا کہ آپ کی قوت تک پہنچگیا۔ اور آپ میں کوئی قوت باقی نہ رہی اَلْجَهْدَ کے بجائے اَلْجُهْدُ کی روایت بھی آئی ہے۔ اس صورت میں اَلْجُهْدُ فاعل بَلَغَ کا فاعل اور مفعول محذوف بایں تقدیر کہ حَتّٰی بَلَغَ الْجُهْدُ مَبْلَغًا عَظِیْمَاتٍ یہانتک کہ تکلیف انتہا کو پہنچ گئی

ثُمَّ اَرْسَلَنِیْ فَقَالَ: اِقْرَأْ، فَقُلْتُ مَا اَنَا بِقَارِیءٍ، فَاَخَذَنِیْ فَغَطَّنِی الثَّانِیَةَ

ثُمَّ : پھر۔ اَرْسَلَ : اَطْلَقَ ۔ اس نے چھوڑا۔ اَرْسَلَ يُرْسِلُ اِرْسَالاً باب افعال
فَ : پھر۔ قَالَ : کہا۔ اِقْرَأْ پڑھ۔ فعل امر۔ از قَرَأَ يَقْرَأُ قَرْأً وَ قِرَاءَةً وَ
قُرْاٰنًا وَ اِقْرَأْ ۔ فَ : تب۔ قُلْتُ: میں نے کہا۔ مَا اَنَا بِقَارِئٍ: میں پڑھا ہوا نہیں ہوں
فَاَخَذَنِي الخ : تب اس نے مجھے دوبارہ پکڑ کر دبایا۔

حَتّٰى بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدَ ثُمَّ اَرْسَلَنِي فَقَالَ اقْرَأْ ، فَقُلْتُ مَا اَنَا بِقَارِئٍ ، فَاَخَذَنِي فَغَطَّنِي الثَّالِثَةَ ، ثُمَّ اَرْسَلَنِي فَقَالَ: اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ ۝

یہاں تک کہ میری قوت تک پہنچ گیا (اور مجھ میں سکت باقی نہ رہی) پھر مجھے چھوڑا اور کہا پڑھ تو میں نے کہا: میں پڑھا ہوا نہیں ہوں۔ تب اس نے مجھے تیسری مرتبہ پکڑ کر دبایا۔ پھر مجھے چھوڑ دیا اور کہا: اِقْرَأْ: پڑھ۔ بِ: سے۔ ساتھ۔ اِسْمِ: نام۔ رَبِّ: پالنے والا۔ كَ: تیرا۔ ضمیر واحد مخاطب۔ ترجمہ: پڑھ اپنے رب کے نام سے (اپنے رب کا نام لے کر)۔ اَلَّذِي. وہ کہ جس نے۔ اسم موصول۔ واحد مذکر۔ خَلَقَ: اس نے پیدا کیا، بنایا۔ ترجمہ: جس نے (سب کچھ) پیدا کیا

خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۝ اِقْرَأْ وَ رَبُّكَ الْاَكْرَمُ

خَلَقَ : پیدا کیا فعل ماضی صیغہ واحد غائب۔ خَلَقَ۔ يَخْلُقُ خَلْقًا وَ خِلْقَةً۔
اَلْاِنْسَانَ: انسان کو ج اُنَاسٌ۔ اَنَاسِيُّ۔ مِنْ: سے۔ حرف جار۔ عَلَقٍ : خون بستہ، جونک
ترجمہ: انسان کو خون بستہ سے پیدا کیا۔
اِقْرَأْ : پڑھ۔ وَ: اور۔ رَبُّكَ : تیرا پروردگار۔ اَلْاَكْرَمُ: اَلزَّائِدُ فِي الْكَرَمِ عَلٰى كُلِّ كَرِيْمٍ۔ نہایت بزرگ بڑا فیاض۔ ترجمہ پڑھ اور تیرا رب ہی بڑا فیاض ہے۔
اَلَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ (۴) عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ (۵) جس نے قلم کے ذریعے تعلیم کیا (۴) انسان کو تعلیم کیا جو کچھ وہ نہیں جانتا (۵)۔ مناسب تھا کہ راوی یہ دونو آیتیں بھی روایت نہ کرتا، اس لئے کہ یہ بھی اِقْرَأْ کے ساتھ ہی نازل ہوئی تھیں۔

اَلدَّرْسُ الْاَوَّلُ

المحادثة الاولیٰ

(۱) مَا هٰذَا ؟ هٰذَا كِتَابٌ

(۲) مَا هٰذَا ؟ هٰذَا قَلَمٌ

(۳) مَا هٰذَا ؟ هٰذَا قِرْطَاسٌ

(٤) مَا هٰذَا ؟ هٰذَا مَقْعَدٌ

(٥) مَا هٰذَا ؟ هٰذَا مَكْتَبٌ

(٦) مَا هٰذَا ؟ هٰذَا لَوْحٌ

(۷) مَا هٰذَا ؟ هٰذَا كُرْسِيٌّ

تنبیہ : کِتَابٌ - قَلَمٌ - قِرْطَاسٌ (کاغذ) - مَقْعَدٌ (بنچ) - مَکْتَبٌ (ڈسک) - لَوْحٌ (تختی) - کُرْسِیٌّ اور ان کے سوا اور جتنے لفظ ہمارے منہ سے نکلتے ہیں، جن کا مطلب ہم سمجھ سکتے ہیں ان کو کَلِمے کہتے ہیں - جو کلمہ کسی چیز کا نام ہوتا ہے اس کو اِسْم کہتے ہیں - لَوْح - قَلَم - قِرْطَاس وغیرہ اوپر لکھے ہوئے جتنے کلمے ہیں - ان میں سے ہر کَلِمہ کسی چیز کا نام ہے - اِس لئے ان میں سے ہر کلمہ اسم ہے -

جب تم کسی چیز کو نہیں جانتے اور جاننا چاہتے ہو تو کسی دوسرے شخص سے اُس چیز کی طرف اشارہ کر کے پوچھتے ہو

یہ کیا ہے ؟ یہ کیا چیز ہے ؟

عربی زبان میں 'یہ' کی جگہ هٰذَا بولتے ہیں اور 'کیا ہے'، 'کیا چیز ہے؟' کی جگہ مَا - دوسرا شخص جواب میں 'یہ' یا 'یہ چیز' کہہ کر آگے اسکا نام لیتا ہے - پوچھنے اور بتانے کی یہ صورت ہو جاتی ہے : مَا هٰذَا ؟ هٰذَا كِتَابٌ -

اَلدَّرْسُ الثَّانِی

مَا هٰذَا ؟	هٰذَا صُنْدُوْقٌ
مَا هٰذَا ؟	هٰذَا دَفْتَرٌ
مَا هٰذَا ؟	هٰذَا قَلَمُ الْحَجَرِ
مَا هٰذَا ؟	هٰذَا لَوْحُ حَجَرٍ
مَا هٰذَا ؟	هٰذَا وَرَقٌ
مَا هٰذَا ؟	هٰذَا حِبْرٌ

تنبیہ: جس چیز کا نام (اسم) ہم نہیں جانتے اور جاننا چاہتے ہیں تو مَا کا کلمہ بول کر اور لفظ هٰذَا کے ساتھ اس چیز کی طرف اشارہ کرکے پوچھتے ہیں مَا کو اسم الاستفہام کہتے ہیں، یعنی پوچھنے کا اسم۔ یعنی ایسا لفظ جس کے ذریعے ہم کسی چیز کے متعلق پوچھتے ہیں۔

هٰذَا کو اسم اشارہ کہتے ہیں۔ اس لئے کہ اس اسم کو بول کر اشارہ کیا جاتا ہے۔

لفظوں کے معنے: دَفْتَرٌ (کاپی)۔ قَلَمُ الْحَجَرِ (سلیٹ پنسل)۔ لَوْحُ الْحَجَرِ (سلیٹ)۔ حِبْرٌ (سیاہی) +

اَلدَّرْسُ الثَّالِثُ

رِيْشَةٌ (نب)۔ طَاوِلَةٌ (میز)۔ حَصِيْرَةٌ (ٹاٹ)۔ مِحْبَرَةٌ (دوات)۔ سَبُّوْرَةٌ (تختہ سیاہ)۔ مِمْسَحَةٌ (جھاڑن)۔ نَشَّافَةٌ (سیاہی چوس)۔ مِمْحَاةٌ (ربڑ) +

مَا هٰذَا ؟	هٰذِهٖ مِحْبَرَةٌ
مَا هٰذَا ؟	هٰذِهٖ رِيْشَةٌ
مَا هٰذَا ؟	هٰذِهٖ طَاوِلَةٌ

مَا هٰذَا ؟ هٰذِهٖ حَصِيْرَةٌ
مَا هٰذَا ؟ هٰذِهٖ سَبُّوْرَةٌ
مَا هٰذَا ؟ هٰذِهٖ نَشَّافَةٌ
أَ هٰذَا نَشَّافَةٌ ؟ لَا هٰذِهٖ مِمْحَاةٌ

تنبیہ : جس طرح انسانوں اور حیوانوں میں نر اور مادہ ہیں اسی طرح اسم اور کلمے بھی نر و مادہ ہوتے ہیں - نر کو مذکر اور مادہ کو مؤنث کہتے ہیں -

هٰذَا مذکر کی طرف اشارہ کرنے کے لئے بولا جاتا ہے ۔

هٰذِهٖ مؤنث کے لئے اور ایسے کلمہ کے لئے جس کے پیچھے ۃ لگی ہو ۔

اَلدَّرْسُ الرَّابِعُ

نقشہ : خَرِيْطَةٌ - تصویر ۔ صُوْرَةٌ - پائنٹر : مُؤَشِّرٌ -
رُولر : مِسْطَرَةٌ - میپ سٹینڈ : حَامِلُ الْخَرَائِطِ - میخ - وَتَدٌ -
سٹول : اِسْكَمْلَةٌ +

عربی میں ترجمہ کرو :-

(۱) یہ میخ ہے - (۲) یہ پائنٹر ہے - (۳) یہ نقشہ ہے -
(۴) یہ تصویر ہے - (۵) یہ میپ سٹینڈ ہے - (۶) یہ تختہ سیاہ ہے -
(۷) یہ رولر ہے - (۸) یہ کاغذ ہے (۹) یہ بنچ ہے
(۱۰) یہ ڈسک ہے (۱۱) یہ چٹائی ہے - (۱۲) یہ سیاہی چوس ہے -
(۱۳) یہ ڈسٹر ہے - (۱۴) یہ ربڑ ہے - (۱۵) یہ میز ہے -

اَلدَّرْسُ الْخَامِسُ

قَلَمُ حِبْرٍ - قَلَمُ رَصَاصٍ - بَابٌ - شُبَّاكٌ - جِدَارٌ -
فَرْشٌ - سَقْفٌ - ذٰلِكَ - تِلْكَ +

مَا ذَالِكَ ؟	ذَالِكَ قَلَمُ حِبْرٍ
مَا ذَالِكَ ؟	ذَالِكَ قَلَمُ حَجَرٍ
مَا ذَالِكَ ؟	ذَالِكَ قَلَمٌ رَصَاصٍ
مَا ذَالِكَ ؟	ذَالِكَ بَابٌ
مَا ذَالِكَ ؟	ذَالِكَ شُبَّاكٌ
مَا ذَالِكَ ؟	ذَالِكَ جِدَارٌ
مَا ذَالِكَ ؟	ذَالِكَ فَرْشٌ
مَا ذَالِكَ ؟	ذَالِكَ سَقْفٌ

تنبیہ : هٰذَا و ذَالِكَ دونوں لفظ ہیں۔ اس لئے کہ جو ٹکڑا بات کا منہ سے نکلتا ہے لفظ کہلاتا ہے۔ دونو کلمے ہیں، اس لئے کہ دونو با معنیٰ ہیں۔ دونو اسم ہیں اس لئے کہ دونو کسی چیز کو ظاہر کرتے ہیں۔ دونو اسم اشارہ ہیں۔ اس لئے کہ دونو کسی شے کی طرف اشارہ کرنے کے لئے ہیں۔ فرق ان میں یہ ہے کہ هٰذَا قریب شے کی طرف اشارہ کرنے کے لئے ہے اور ذَالِكَ بعید شے کی طرف

اَلدَّرْسُ السَّادِسُ

طَاوِلَةٌ۔ مِنْضَدَةٌ (میز) - طَلَّاسَةٌ (جھاڑن) - مِمْسَحَةٌ - مَحْفَظَةٌ (جزدان) - مِقْلَمَةٌ (قلم تراش) - مَرْوَحَةٌ (پنکھا) - حُجْرَةٌ (کمرہ) - قَاعَةٌ ( ) - فَرَنْدَةٌ (برآمدہ)۔

تِلْكَ +

مَا تِلْكَ ؟	تِلْكَ مِنْضَدَةٌ
مَا تِلْكَ ؟	تِلْكَ طَلَّاسَةٌ
مَا تِلْكَ ؟	تِلْكَ مَحْفَظَةٌ
مَا تِلْكَ ؟	تِلْكَ مِقْلَمَةٌ

مَا تِلْكَ ؟ تِلْكَ مِرْوَحَةٌ

مَا تِلْكَ ؟ تِلْكَ حُجْرَةٌ

مَا هٰذِهٖ ؟ هٰذِهٖ قَاعَةٌ

مَا تِلْكَ ؟ تِلْكَ فَرَنْدَةٌ

تنبیہ : معلوم ہو چکا کہ ذَالِكَ اسم اشارہ بعیدہ ہے۔ یعنی ذَالِكَ سے دور شے کی طرف اشارہ کیا جاتا ہے۔ یہی تِلْكَ کا حال ہے۔ یعنی تِلْكَ سے بھی دور کا اشارہ کیا جاتا ہے۔ فرق دونو میں یہ ہے کہ جیسے هٰذَا اسم اشارہ قریبہ مذکر کے لئے اور هٰذِهٖ مؤنث کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ اسی طرح ذَالِكَ سے مذکر بعید کی طرف اور تِلْكَ سے مؤنث بعید کی طرف اشارہ کیا جاتا ہے +

اَلدَّرْسُ السَّابِعُ

شَجَرَةٌ (درخت)۔ طَرِيْقٌ (راستہ)۔ حَقْلٌ (کھیت)۔ بَيْتٌ (گھر)۔ دُكَّانٌ۔ دَرَّاجَةٌ (بائیسکل)۔ كُرَّاسَةٌ (کاپی)۔ سَيَّارَةٌ (موٹر) +

مَا ذَالِكَ ؟ ذَالِكَ طَرِيْقٌ

مَا تِلْكَ ؟ تِلْكَ شَجَرَةٌ

مَا هٰذَا ؟ هٰذَا بَيْتٌ

مَا ذَالِكَ ؟ ذَالِكَ حَقْلٌ

مَا ذَالِكَ ؟ ذَالِكَ دُكَّانٌ

مَا هٰذِهٖ ؟ هٰذِهٖ دَرَّاجَةٌ

مَا تِلْكَ ؟ تِلْكَ كُرَّاسَةٌ

مَا تِلْكَ ؟ تِلْكَ سَيَّارَةٌ

اَلدَّرْسُ الثَّامِنُ

مُعَلِّمٌ (استاد) - تِلْمِیْذٌ (شاگرد) - مُتَعَلِّمٌ (طالب علم) - هُوَ (وہ) اَنَا (میں) - اَنْتَ (تُو) +

مَنْ هُوَ ؟	هُوَ مُعَلِّمٌ
مَنْ هُوَ ؟	هُوَ تِلْمِیْذٌ
مَنْ هُوَ ؟	هُوَ مُتَعَلِّمٌ
مَنْ اَنْتَ ؟	اَنَا مُتَعَلِّمٌ
مَنْ اَنْتَ ؟	اَنَا تِلْمِیْذٌ
مَنْ اَنَا ؟	اَنْتَ مُتَعَلِّمٌ
مَنْ اَنَا ؟	اَنْتَ مُعَلِّمٌ

تنبیہ : بے جان یا بے عقل چیزوں کی ذات یا صفات پوچھنی ہوں تو کلمہ مَا سے پوچھی جاتی ہیں۔ باعقل شخصوں کے متعلق سوال کرنا ہو تو کلمہ مَنْ سے کیا جاتا ہے۔ مَا کا ترجمہ اردو میں کیا اور مَنْ کا کون ہوگا۔

هُوَ - اَنَا - اَنْتَ یعنی وہ - میں تُو وغیرہ چھوٹے چھوٹے لفظ جو اسموں کی جگہ بولے جاتے ہیں ضمائر کہلاتے ہیں۔

اَلدَّرْسُ التَّاسِعُ

وَلَدٌ (لڑکا) - رَجُلٌ (مرد) - بِنْتٌ (لڑکی) - هُوَ (وہ) - هِیَ (وہ)

مَنْ هُوَ ؟	هُوَ رَجُلٌ
مَنْ هُوَ ؟	هُوَ وَلَدٌ
مَنْ اَنْتَ ؟	اَنَا تِلْمِیْذٌ
مَنْ اَنْتَ ؟	اَنَا وَلَدٌ

مَنْ اَنَا ؟ اَنْتَ رَجُلٌ
مَنْ اَنَا ؟ اَنْتَ وَلَدٌ
مَنْ هِيَ ؟ هِيَ بِنْتٌ

هُوَ (وہ) مذکر - هِيَ (وہ) مؤنث - اَنَا (میں) مذکر اور مؤنث دونوں کے لئے - اَنْتَ (تو) مذکر کے لئے -

اَلدَّرْسُ العَاشِرُ

هُمْ (وہ) - اَنْتُمْ (تم) - نَحْنُ (ہم) - رِجَالٌ (مرد) - اَوْلَادٌ (لڑکے) تَلَامِذَةٌ (شاگرد) - مُعَلِّمُوْنَ (استاد) - مُدَرِّسُوْنَ (استاد) - مُدَرِّسَاتٌ (استانیاں) +

مَنْ هُمْ ؟ هُمْ رِجَالٌ
مَنْ اَنْتُمْ ؟ نَحْنُ رِجَالٌ
مَنْ نَحْنُ ؟ اَنْتُمْ رِجَالٌ
مَنْ هُمْ ؟ هُمْ اَوْلَادٌ
مَنْ هُمْ ؟ هُمْ مُعَلِّمُوْنَ
مَنْ هُمْ ؟ هُمْ مُدَرِّسُوْنَ
مَنْ اَنْتُمْ ؟ نَحْنُ اَوْلَادٌ
مَنْ اَنْتُمْ ؟ نَحْنُ مُعَلِّمُوْنَ
مَنْ اَنْتُمْ ؟ نَحْنُ مُدَرِّسُوْنَ
مَنْ نَحْنُ ؟ اَنْتُمْ اَوْلَادٌ
مَنْ نَحْنُ ؟
مَنْ نَحْنُ ؟ . . . . . .
مَنْ اَنْتُمْ ؟ . . . . .

تنبیہ: جو کلمہ ایک کو ظاہر کرے اس کو واحد، جو تین یا تین سے زیادہ شخصوں یا چیزوں کو ظاہر کرے اس کو جمع کہتے ہیں

هُوَ : وہ (مذکر) واحد ہے۔ هُمْ : وہ (مذکر) جمع

اَنَا : میں (مذکر و مؤنث) واحد ہے۔ نَحْنُ : ہم (مذکر و مؤنث) جمع

اَنْتَ : تو (مذکر) واحد ہے۔ اَنْتُمْ : تم (مذکر) جمع

اسی طرح : رَجُلٌ واحد ۔ رِجَالٌ جمع

وَلَدٌ واحد ۔ اَوْلَادٌ جمع

تِلْمِيْذٌ واحد ۔ تَلَامِذَہ جمع

مُعَلِّمٌ واحد ۔ مُعَلِّمُوْنَ جمع

مُدَرِّسٌ واحد ۔ مُدَرِّسُوْنَ جمع

مُدَرِّسَةٌ واحد ۔ مُدَرِّسَاتٌ جمع

اَلدَّرْسُ الْحَادِیْ عَشَرَ

اِمْرَأَةٌ (عورت) + نِسَاءٌ ۔ نِسْوَةٌ (عورتیں) + بَنَاتٌ (لڑکیاں) + مُعَلِّمَاتٌ (استانیاں) + مُتَعَلِّمَاتٌ (طالبات) ۔ (مُدَرِّسَاتٌ (استانیاں) تِلْمِيْذَاتٌ (طالبات) + هُنَّ (وہ) + اَنْتُنَّ (تم) + نَحْنُ (ہم)

مَنْ اَنْتُنَّ ؟ نَحْنُ بَنَاتٌ

مَنْ اَنْتُنَّ ؟ نَحْنُ نِسَاءٌ (نِسْوَةٌ)

مَنْ اَنْتُنَّ ؟ نَحْنُ مُعَلِّمَاتٌ

مَنْ اَنْتُنَّ ؟ .

مَنْ اَنْتُنَّ ؟ . . . . .

مَنْ اَنْتُنَّ ؟ . . . .

مَنْ هُنَّ ؟ هُنَّ بَنَاتٌ

مَنْ هُنَّ ؟ هُنَّ تِلْمِيذَاتٌ
مَنْ هُنَّ ؟ هُنَّ مُتَعَلِّمَاتٌ
مَنْ هُنَّ ؟ . . . .
مَنْ هُنَّ ؟
مَنْ هُنَّ ؟ . . .
مَنْ نَحْنُ ؟ نَحْنُ مُدَرِّسَاتٌ
مَنْ نَحْنُ ؟ نَحْنُ بَنَاتٌ
مَنْ نَحْنُ ؟ نَحْنُ نِسَاءٌ
مَنْ نَحْنُ ؟ . . . .
مَنْ نَحْنُ ؟ . . . .
مَنْ نَحْنُ ؟ . . . .

تنبیہ : هُنَّ ضمیر جمع مؤنث غائب
اَنْتُنَّ ضمیر جمع مؤنث مخاطب
نَحْنُ ضمیر جمع مذکر و مؤنث متکلم

قواعد التدریس

اس عنوان کے تحت چند اسباق درجہ خصوصیہ ثانیہ کی طالبات کیلئے درج کیۓ جاتے ہیں۔ معلمات کی تشریحات کے ساتھ کار آمد ثابت ہونگے۔

محادثہ

محادثہ کے سکھانے میں کیا کیا اغراض ملحوظ رہنی چاہئیں

(۱) طلبہ کے دلوں میں جو جو کچھ آتا ہے، اور جن جن چیزوں کا احساس ان کو اپنے حواس کے ذریعے ہوتا ہے اس کو صحیح عبارتوں میں ظاہر کرنے کی قدرت ان میں پیدا کرنا۔

(۲) ان کے خیالات و افکار کو درست ترتیب و تنظیم میں منظم کرنا۔

(۳) خطابۃ و تقریر کے لئے ان کی استعداد بڑھانا۔

(۴) ان کے پاس صحیح لفظوں اور درست ترکیبوں کا ذخیرہ جمع کرنا، ان کو ان کے استعمال کی مشق کرانا، اور ان کی امداد سے زبان کے قاعدے ذہن نشین کرنا۔

(۵) ان کے حواس کو ترقی دینا، اور نظر و فکر کی پرورش کرنا۔

(۶) ان میں انشاء کے لئے آمادگی پیدا کرنا۔

تدریس محادثہ کے عام قاعدے

(۱) محادثہ کا موضوع تلامذہ کے مدرکات کے موافق ہو، محدود ہو، ان کو محبوب و مرغوب ہو، ان کے ملاحظات کو بڑھانیوالا ہو، اور ان چیزوں میں سے ہو جو انکے حواس کے تحت آتی ہیں۔

(۲) محادثہ کے موضوعات میں گوناگونی، نوی، اور تازگی ہو۔

(۳) محادثہ اور اسکے موضوعوں کو پسند کرنے میں سہل سے صعب، آسان سے دشوار کی طرف درجہ بدرجہ ترقی ہو، پہلے پہل تلامذہ سے ان اشیاء پر گفتگو کرائی جائے جنکا ادراک انکو آسان

ہو، اور چھوٹے چھوٹے آسان جملے ہی ان سے نکلوائے جائیں، اور پھر اونچے اونچے موضوعوں اور لمبے لمبے جملوں تک آہستہ آہستہ ان کو پہنچایا جائے۔

(۴) مدرس طلبہ سے سوال اور گفتگو کرنے میں ہمیشہ صحیح لغت استعمال کرے۔

(۵) مدرس کو سوال اور بات چیت کرتے وقت شاگردوں کی استعداد کے برابر آجانا چاہئے تاکہ وہ اس کی گفتگو سمجھ سکیں اور اس کی نقل کر سکیں۔

(۶) تلامذہ سے سوالوں کا جواب لینا، اور پورے اور درست جملوں میں جواب لینا۔

(۷) پوری بیداری سے شاگردوں کے جوابات سننا، انکی غلطیوں کو درست کرنا۔

(۸) متقدمین تلامذہ کے محادثہ میں ان سے ایک مطلب کو مختلف عبارتوں میں ادا کرانا، اور ایسے الفاظ سے انکی امداد کرنا جو اس غرض کیلئے کارآمد ہوں۔ لیکن مبتدیوں سے ہر مطلب کیلئے ایک ہی جملہ بس ہے، کیونکہ تعبیر کی رنگا رنگی ان کی طاقت سے بالا ہے۔ انکے سامنے کثرت تعبیر کا میدان کشادہ کرنیکے لئے معلم کو کتاب پڑھاتے وقت کوشش کرنی چاہئے۔

(۹) محادثہ کے آغاز کار میں معلم کو چاہئے کہ متعلمین سے انکے صحیح جوابات کا متعدد مرتبہ تکرار کرائے تاکہ انکی زبانوں کو صحیح الفاظ اور صحیح جملوں کے ادا کرنے کی بخوبی مشق ہو جائے اور وہ ان کے ذہن نشین ہو کر ان کے لغوی خزانے کی بنیاد بن جائیں۔

(۱۰) متقدمین کے ساتھ ایک ہی شے سے تعلق رکھنے والے افکار و معانی کی ترتیب کا لحاظ رکھا جائے۔

(۱۱) تلامذہ میں سے متقدمین کو انکے محادثات میں نحو کے مشہور ابواب کے استعمال کی مشق کرائی جائے جیسے، اسماء اشارہ، اسماء موصولہ، افعال، صفات وغیرہ۔

(۱۲) شاگردوں کو ان کی عام بول چال میں کلام صحیح سے خوگر کرنا نہ صرف لغت عربیہ کے حصوں میں بلکہ تمام حصوں میں، تاکہ انکو نطق صحیح کا سلیقہ حاصل ہو جائے۔

(۱۳) محادثہ کے اسباق کو جہاں تک ہو سکے کھیلوں کے سانچے میں ڈھالنا۔

طریقہ تدریس

دروس محادثہ کے تین مرحلے ہیں، ہر مرحلے کا ایک خاص طریقہ ہے، بیان اسکا حسب ذیل ہے

پہلا مرحلہ

غرض اس مرحلہ کی اطفال کو کلام پر جرأت دلانا - اور ان کو ایسے درست الفاظ اور صحیح جملے مہیا کرنا جن کی انھیں ضرورت ہو - اور کلام صحیح کا دروازہ ان پر کھولنا اور عملی طور پر انھیں بتانا کہ دیکھی چیزوں کو بیان کیسے کیا جاتا ہے -

اس مرحلہ پر دروس محادثہ متنوع ہونے چاہئیں اور انکی تنوع میں مندرجہ ذیل ترتیب ہونی چاہئے

اول: ایسے دروس (اسباق)، جو مدرس یا شاگردوں کے ایسے مختلف اعمال پر قائم ہوں جو بہ عجلت کے لئے شوق انگیز ہوں - مدرس ان اعمال کی تعبیر کرے - پھر ان میں سے ایک سے زیادہ ہر فعل کی تعبیر کی نقل کرنے کا حکم دے -

ثانی: جو سبق اس کے بعد آئیں وہ اس پر مبنی ہوں کہ مدرس یا بعض طالب علم مختلف اعمال بجا لائیں اور اُن سے مطالبہ کیا جائے کہ وہ ان اعمال کو صحیح جملوں میں بیان کریں جیسا کہ انھوں نے مدرس کو نوع اول میں کرتے دیکھا تھا -

ثالثاً: ایسے درس ہوں جن میں مالوف اشیا کو طالب العلموں کے سامنے کرے اور اُن پر اُن سے بحیثیت ان کے ناموں وصفوں موقعوں اور بلحاظ ان کاموں کے جو ان کے سامنے ان اشیا پر کئے جائیں ان سے مکالمہ کرے - اور صرف چھوٹے چھوٹے صحیح جملوں پر اکتفا کرے -

اب یہاں اس نوع کے درس کی ایک مثال بیان کی جاتی ہے اور یہ دکھایا جاتا ہے کہ اس سبق کو کس طرح چلانا چاہئے -

موضوع درس کُرَةُ الیدِ ہوگا -

مدرس کو چاہئے کہ مختلف رنگوں کی گولیاں مہیا کرے جو ایک خوبصورت ڈبے میں رکھی ہوئی ہوں اور درس کو طریق ذیل پر چلائے :-

پہلا قدم

مدرس : ایک سفید گولی (کرۃ بیضاء) سامنے کرکے پوچھے : مَا هٰذِهٖ ؟

تِلمِیذ : هٰذِهٖ كُرَةٌ۔

مُدَرِّس : مَا لَوْنُهَا ؟

تِلمِیذ : اَبْیَضُ

مُدرس : جواب میں ایک ہی کلمہ نہ بولو۔ اپنا کلام کلمۂ لَوْن سے شروع کرو۔

تلمیذ : لَوْنُ الكُرَةِ اَبْيَضُ

مدرس : لَوْن کا لفظ چھوڑ دو ۔ الکرۃ کے لفظ سے کلام شروع کرو۔

تلمیذ : اَلْكُرَةُ بَيْضَاءُ ۔

مدرس کُرہ کو صندوق میں رکھ کر پوچھتا ہے : مَا ذَا فَعَلْتُ ؟

تلمیذ : وَضَعْتَ الْكُرَةَ فِي الصُّنْدُوْقِ ۔

مدرس : اُذْكُرْ كَلِمَةَ " المُعَلِّم " فِي كَلَامِكَ ۔

تلمیذ : وَضَعَ المُعَلِّمُ الكُرَةَ فِي الصُّنْدُوْقِ ۔

اسی طرح باقی کُرات کے متعلق اُن سے محادثہ کرے۔

دوسرا قدم

مُدَرِّس (ایک طالب علم کو اس کا نام مختار سہی۔ مثلاً ۔ کُرہ دیکر) مَا ذَا فَعَلْتُ :

تلمیذ : اَعْطَيْتَ مُخْتَارًا الكُرَةَ ۔

المدرس : اُذْكُرْ كَلِمَةَ " المُدَرِّس " فِي كَلَامِكَ ۔

تلمیذ : اَلْمُدَرِّسُ اَعْطٰى مُخْتَارًا الْكُرَةَ ۔

المدرس يَأْمُرُ تِلْمِيْذًا آخَرَ وَ لْيَكُنْ " سَعِيْدًا " بِاَخْذِ كُرَةٍ مِنَ الصُّنْدُوْقِ ثُمَّ يَسْاَلُ :

مَا ذَا عَمِلَ سَعِيْدٌ ؟

التلمیذ : اَخَذَ الْكُرَةَ مِنَ الصُّنْدُوْقِ ۔

المدرس : مَنْ اَخَذَ الْكُرَةَ ؟

التلمیذ : سَعِيْد ۔

المدرس : قُلْتُ لَا تَذْكُرْ كَلِمَةً وَاحِدَةً فِي اِجَابَتِكَ۔ اُذْكُرْ كَلِمَةً "اَخَذَ"۔

التلمیذ : اَخَذَ سَعِيْدٌ الْكُرَةَ۔

وَ هٰكَذَا يُفْعَلُ فِي بَاقِي الْكُرَاتِ۔

تیسرا قدم

المدرس : جن تلامذہ نے کُرات لئے تھے وہ کھڑے ہو جائیں اور دوسرے ان کی گنتی کے مطابق مناسب فاصلہ پر اُن کے بالمقابل کھڑے ہوں، پھر معلم جن کے پاس گولیاں ہیں ان میں سے پہلے کو (اس کا نام شفیق سمجھ لو) حکم دے کہ اپنی گولی اپنے مقابل کی طرف پھینکے، اس مقابل کا نام عزیز فرض کر لو۔

شَفِيْقٌ يَرْمِي الْكُرَةَ فَيَلْتَقِطُهَا عَزِيْزٌ۔

المدرس : مَاذَا فَعَلَ شَفِيْقٌ ؟

التلمیذ : رَمٰى شَفِيْقٌ الْكُرَةَ۔

المدرس : وَ مَا ذَا فَعَلَ عَزِيْزٌ ؟

التلمیذ : لَقَطَ عَزِيْزٌ الْكُرَةَ۔

المدرس : يَاْمُرُ التِّلْمِيْذُ الثَّانِيُ وَ لْيَكُنْ "تَوْفِيْقًا" بِوَضْعِ الْكُرَةِ عَلَى الْمِسْطَرَةِ بِحَذَرٍ حَتّٰى لَا تَقَعَ عَلَى الْاَرْضِ۔

تَوْفِيْقٌ يَضَعُ الْكُرَةَ عَلَى الْمِسْطَرَةِ فِي حَذَرٍ۔

المدرس : (يَسْئَلُ) اَيْنَ الْكُرَةُ ؟

التلمیذ : اَلْكُرَةُ عَلَى الْمِسْطَرَةِ۔

المدرس : مَنْ وَضَعَهَا عَلَى الْمِسْطَرَةِ ؟

التلمیذ : وَضَعَهَا تَوْفِيْقٌ۔

المدرس يَاْمُرُ تَوْفِيْقًا بِرَمْيِ الْكُرَةِ اِلَى الْمُقَابِلِ لَهٗ وَ لْيَكُنْ كَامِلًا۔ تَوْفِيْقٌ يَهُمُّ بِمُنَاوَلَةِ الْكُرَةِ لِكَامِلٍ فَتَقَعُ عَلٰى

الأَرْضِ -

المدرس : مَاذَا حَدَثَ لِلْكُرَةِ ؟

التلميذ : وَقَعَتِ الكُرَةُ عَلَى الارْضِ

المدرس : مَنِ الَّذِى اَوْقَعَهَا ؟

التلميذ : اَوْقَعَهَا تَوْفِيقٌ

المدرس : اذن يخرج توفيق مِنَ اللَّعَبِ ثُمَّ يَأْمُرُهُ برفق و لين و فى مظهر من السرور و الضحك بالبعد قليلا عن الصف -

المدرس: مَاذَا عَمِلَ تَوْفِيقٌ ؟

التلميذ : خَرَجَ مِنَ الصَّفِّ اَوْ بَعُدَ عَنِ الصَّفِّ -

المدرس يَأْمُرُ التِلْمِيذَ الثَّالِثَ وَ لْيَكُنْ "حَامِدًا" بِمَدِّ يَدِهِ اليُسْرٰى جَاعِلاً ظَهْرَهَا اِلٰى اَعْلٰى ثُمَّ يَسْأَلُ :

مَاذَا فَعَلَ حَامِد ؟

التلميذ : مَدَّ يَدَهُ -

المدرس يَأْمُرُ حَامِدًا بِوَضْعِ كُرَتِهِ عَلٰى ظَهْرِ يَدِهِ ثُمَّ يَسْأَلُ:

مَاذَا فَعَلَ حَامِد ؟

التلميذ : وَضَعَ الكُرَةَ عَلٰى يَدِهِ -

المدرس يَأْمُرُ حَامِدًا بِرَمْيِ الكُرَةِ اِلٰى صَاحِبِهِ رُشْدِى حَامِد يَرْمِى الكُرَةَ بِنَجَاحٍ فَتَقَعُ فِى يَدِ رُشْدِى -

المدرس يَأْمُرُ التَّلَامِيْذُ بِالتَّصْفِيْقِ ، اِعْجَابًا بِهٰذَيْنِ التِلْمِيذَيْنِ ثُمَّ يَسْئَلُ: مَاذَا فَعَلَ التَّلَامِيْذُ ؟

التِّلْمِيذُ : صَفَّقُوا -

المدرس : صَفَّقُوا لِمَنْ ؟

التلميذ : صَفِّقُوْا لِرُشْدِی وَ حَامِد -
المدرس : مَاذَا فَعَلَ حَامِد ؟
التلميذ : رَمَى الكُرَةَ إِلَى رُشْدِی -
المدرس : وَ اَيْنَ وَقَعَ الكُرَةُ ؟
التلميذ : وَقَعَتِ الكُرَةُ فِي يَدِ رُشْدِی -
المدرس يَامُرُ التِّلْمِيْذَ الرَّابِعَ الَّذِی مَعَهُ الكُرَةُ الرَّابِعَةُ وَ لْيَكُنْ "حِلْمِيًا" بِدَحْرَجَتِهَا عَلَى الأَرْضِ ثُمَّ يَسْأَلُ :
مَاذَا فَعَلَ حِلْمِی ؟
التلميذ : دَحْرَجَ حِلْمِی الكُرَةَ عَلَى الأَرْضِ -
المدرس يَامُرُ بِتِلْمِيذٍ آخَرَ وَ لْيَكُنْ "نَصْرًا" بِضَرْبِ الكُرَةِ بِمِضْرَبٍ صَغِيرٍ ثُمَّ يَسْئَلُ :
مَاذَا فَعَلَ نَصْرُ ؟
التلميذ : ضَرَبَ نَصْرُ الكُرَةَ -
المدرس . بِمَاذَ ضَرَبَهَا ؟
التلميذ . ضَرَبَهَا بِالمِضْرَبِ -

چوتھا قدم

المدرس يَامُرُ التَّلَامِيْذَ بِالجُلُوسِ ثُمَّ يَعْرِضُ عَلَيْهِمُ الصُّنْدُوقَ وَيَسْأَلُ
مَا هٰذَا ؟
التلميذ : هٰذَا صُنْدُوقٌ -
المدرس يَعْرِضُ غِطَاءَ الصُّنْدُوقِ وَ يَسْأَلُ :
مَا هٰذَا ؟
التلميذ . هٰذَا غِطَاءُ الصُّنْدُوقِ -
المدرس يَامُرُ كُلَّ تِلْمِيذٍ بِوَضْعِ كُرَتِهِ فِي الصُّنْدُوقِ ثُمَّ يَسْأَلُ :

مَاذَا فَعَلَ التَّلَامِيذُ ؟

التلميذ : وَضَعُوا الكُرَاتِ فِي الصُّنْدُوقِ ۔

المدرس يَسْتَدْعِي تَوْفِيقاً وَ يَأْمُرُهُ بِتَغْطِيَةِ الصُّنْدُوقِ ثُمَّ يَسْأَلُ :

مَاذَا عَمِلَ تَوْفِيقٌ ؟

التلميذ : غَطَّى تَوْفِيقٌ الصُّنْدُوقَ ۔

تنبیہ : اس مثال سے معلم پر روشن ہوگا :

۱۔ ان چھوٹے بچوں کے لئے ایسے سوالات کس طرح تیار کئے جاتے ہیں جن سے حسب مراد جملے نکالے جا سکیں ۔

۲۔ شاگردوں کو کیسے آمادہ کیا جا سکتا ہے کہ وہ پورے جملوں میں جواب دیں ۔

۳۔ ان جملوں کی مقدار جن پر مدرس اس مرحلے میں اکتفا کرتا ہے ۔

۴۔ کس طرح محادثہ کو کھیل کا رنگ دیکر عملی صورت میں لایا جا سکتا ہے ۔

۵۔ متنوع جوابات حاصل کرنے کے لئے سوالات کی تنویع ۔

دوسرا مرحلہ

اس مرحلہ کی اہم غرض ان اشیاء کے ادراک میں جو تلامذہ کے آس پاس موجود ہوں ان کے دائرۂ ملاحظہ کی توسیع ، تنویع عبارات پر ان کی تمرین ، الفاظ کا جملہ میں ان کے مناسب مواضع پر استعمال ، پہلے مرحلے کے جملوں سے دراز تر جملوں میں ہے گفتگو اور اس کے لئے واجب ہے کہ ان میں محادثہ کے ایسے موضوعات منتخب کئے جائیں جو پہلے مرحلہ کے جملوں سے زیادہ بلند ہوں ، اور ان چیزوں کے متعلق ہوں ، جو ان کے مختلف ماحولوں میں ان کے زیر نگاہ رہتی ہوں ، مثلاً السبورة ، الحقيبه ، القمطر ، كوب الماء (کوزۂ آب) ادوات المائدة بعض طيور ، انواع الحيوان مثلاً قط ، بقرة ، حمامه وغیرہ ، اور ان کے متعلق گفتگو کرنے میں اسماء و صفات پر مزید کچھ فوائد و خصائص وغیرہ بھی گوناگوں عبارتوں میں بیان ہوں ۔

اور اس مرحلہ کے دروس میں چلنے کی کیفیت کا ملخص یوں ہو سکتا ہے کہ مدرس وہ شے پیش کرے جس کی بات کرنا مطلوب ہو اور تلامذہ کے ساتھ اس کے نام، صفات، محل وقوع اور خصائص و منافع پر مراعات ذیل کو ملحوظ رکھ کر گفتگو کرے:

ا۔ خصائص و منافع کے استقصا میں تکلف اور مبالغہ نہ ہو، تلامذہ جس قدر ان کا ادراک کر سکتے ہوں اسی پر اکتفا کرے۔

ب۔ ایک ہی مطلب کا اظہار طلبہ سے متعدد عبارتوں میں کرائے۔ کبھی عبارت کے الفاظ کے موقع بدل کر اور گاہے مرادف الفاظ کا استعمال کرا کر۔

ج۔ ان عبارتوں میں جو تلامذہ بیان کریں کسی وصف یا معطوف یا مضاف یا مضاف الیہ وغیرہ کے استنباط سے طوالت پیدا کرے اور تلامذہ کو ارشاد کرے کہ انھیں جملہ کے مناسب مقام پر چسپاں کرو۔

ذیل میں ایک نمونے کا سبق پیش کیا جاتا ہے، جس کا موضوع ہے

سَبُّوْرَةُ الفَصْل

اَلْمدرس: (تختہ سیاہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے) مَا اسْمُ هٰذِهٖ؟

اَلتلمیذ: هٰذِهٖ سَبُّوْرَةُ الفَصْلِ۔

اَلْمدرس: عَلٰی اَیِّ شَیْءٍ هِیَ اَلْآنَ؟

اَلتلمیذ: اَلسَّبُّوْرَةُ عَلَی الحَائِطِ۔

اَلْمدرس: اِسْتَعْمِلْ کَلِمَةً "مثبتة" فِی کَلَامِكَ؟

اَلتلمیذ: اَلسَّبُّوْرَةُ مثبتة فِی الحَائِطِ۔

اَلْمدرس: اِسْتَعْمِلْ کَلِمَةً "تثبت"؟

اَلتلمیذ: تثبت السَّبُّوْرَة فِی الحَائِطِ۔

اَلْمدرس: بِمَاذَا تثبت؟

اَلتلمیذ: تثبت بِالمسامیر۔

المدرس : زِدْ كلمةَ مسامير عَلَى الجُمْلَةِ السَّابِقَةِ ؟
التلميذ : تثبت السَّبُّوْرَةُ فِي المَسَامِيْرِ -
المدرس : اين مكانها مِنَ التَّلَامِيْذِ ؟
التلميذ : أَمَامُ التَّلَامِيْذِ -
المدرس : لَا ، اِسْتَعْمِلْ كَلِمَةَ السَّبُّوْرَةِ لِتَكُوْنَ جُمْلَةً ؟
التلميذ : السَّبُّوْرَةُ أَمَامُ التَّلَامِيْذِ -
المدرس : اِسْتَعْمِلْ كَلِمَتَيْ "تثبت" وَ "مَسَامِيْر" فِي الجُمْلَةِ السَّابِقَةِ ؟
التلميذ : تثبت السَّبُّوْرَةُ فِي الحَائِطِ أَمَامُ التَّلَامِيْذِ بِالمَسَامِيْرِ -
المدرس يَطْلُبُ تَكْرَارَ هٰذِهِ الجُمْلَةِ مِنْ تلاميذ آخَرِيْنَ -

(باقی باقی)

دشمنوں کی کھلی شکست

("الکوثر" کی رُو سے)

إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ ۝ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ۝ إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ ۝

ترجمہ: ہم نے تجھے "الکوثر" عطا کیا۔ پس تو اپنے رب کی عبادت کر اور اسکے لئے قربانی کر۔ یقیناً تیرا دشمن "ابتر" ہوگا۔

یوں تو ہم رات دن اپنی ذاتی بہبودی، جماعتی ترقی، سیاسی کامیابی، مذہبی فتح اور مخالفین کی شکست کے نت نئے دماغی پروگرام بناتے رہتے ہیں۔ اُن پر عمل بھی کرتے ہیں۔ کبھی کامیاب ہوتے ہیں۔ مگر اکثر و بیشتر منہ کی کھاتے ہیں۔

آؤ آج قرآن عزیز کی اس مختصر ترین سورۂ مبارکہ پر تدبر کریں اور اس آئینہ میں اپنے دماغی پروگراموں اور خدائی فرمودہ حقیقتوں کا موازنہ کریں۔ اسمیں شک نہیں کہ روز پروگرام بنا بنا کر اور لیڈروں سے ناقابل عمل دستور العمل سُن سُن کر ہم بددل سے ہوگئے ہیں مگر آؤ! آج ایک بار پھر اس زندہ حقیقت سے جستجو کیا کریں۔

سورۃ الکوثر قرآن عزیز کی مختصر ترین سورت ہے جسکی کل تین آیات ہیں جو دس الفاظ پر مشتمل ہیں لیکن یہ آیات معانی و مطالب کے لحاظ سے حقائق و بینات کا ایک بحر بیکراں اپنے دامن الفاظ میں لئے ہوئے ہیں۔ خداوند تعالیٰ کے ایک بہت بڑے عطیہ کا ذکر، دشمنوں کی شکست کا عملی پروگرام، نہ صرف پروگرام بلکہ اس کا لازمی نتیجہ اور زندہ مثال بھی انہیں معدودے چند الفاظ میں پوشیدہ ہے۔ مختصر یہ کہ امت مسلمہ کی تقدیر کا نامۂ مستقبل، ماضی و حال کے روشن آئینہ کے پہلو بہ پہلو مرقوم و مسطور رہے۔

"الکوثر" کیا ہے؟ الکوثر کے لفظی معنی "کثیر" یعنی "بہت زیادہ" ہیں۔ اسکے اصطلاحی معنی بیان کرنے کیلئے مفسرین کرام کے اقوال مبارکہ پیش کرتا ہوں:-

امام جلال الدین سیوطیؒ نے اپنی تفسیر میں مفسرین کے مندرجہ ذیل اقوال نقل کئے ہیں آپ فرماتے ہیں کہ

حضرت ابن عباس الکوثر سے مراد خیر کثیر لیتے ہیں جس کا بہترین نمونہ قرآن عزیز ہے۔" حضرت عکرمہؓ نے الکوثر کا مفہوم نبوت قرآن اور مفید باتیں بیان کیا ہے۔ ابن ابی حاتم قرآن عزیز مراد لیتے ہیں (تفسیر السیوطی الجزء السادس صفحہ ۴۰۳ مطبوعہ مصر) ایک مفسر کے نزدیک الکوثر کا مفہوم کثرت علم وعمل۔ دنیا اور آخرت کی بزرگی ہے۔ (تفسیر بیضاوی صفحہ ۶.. مطبوعہ مصر) یہی بزرگ ایک دوسرے موقع پر الکوثر کو اولاد۔ امت۔ علماء اور قرآن عزیز سے تعبیر کرتے ہیں۔ امام فخر الدین رازیؒ نے اپنی تفسیر میں بیت اللہ (خانہ کعبہ شریف) کو ترجیح دی ہے۔

عام مفسرین کی اکثریت کا خیال ہے کہ الکوثر سے مراد حوض کوثر ہے۔

زمانہ حاضرہ کے ایک مفکر قاضی سلیمان منصور پوری نے تمام معانی میں کثرت امت کو ترجیح دی ہے

بہرحال آپ ان آرائے صائبہ میں سے کسی کو پسند فرمائیں۔ لیکن ہمارے نزدیک سب درست ہیں چونکہ اصل الاصول قرآن عزیز ہے باقی جملہ معانی اس کے فروع و نتائج ہیں۔ اور تمسک بالقرآن کا لازمی اور لابدی ثمرہ ہیں۔ "خیر کثیر" کا سرچشمہ قرآن عزیز ہے۔ "نبوت" کا مدار اس پر ہے۔ "مفید باتیں" اسی سے اخذ کی جاسکتی ہیں۔ "علم وعمل کی کثرت کے لئے قرآن عزیز سے بہتر اور کوئی ذریعہ نہیں۔" دنیا اور آخرت کی بزرگی" کا انحصار بھی اسی قرآن پر ہے۔ "اولاد" اور "امت" وہ ہے جو عمل بالقرآن اور ایمان بالقرآن سے مشرف ہے۔" علماء وہ ہیں جو قرآن عزیز پیش کریں۔ "بیت اللہ" نفاذ قرآنی اور خلافت الٰہی کے مرکز کا نام ہے۔

یہ تو الکوثر کے متعلق لفظی بحث تھی۔ اب ذرا عملی دنیا میں دیکھتے ہیں کہ نبی اکرم صلعم کو کونسی کوثر ملی۔

کوثر کے زندہ آثار : دنیا جانتی ہے کہ آپکو خیر کثیر ملی اور مختلف رنگوں میں ملی۔ باوجود امی ہونے کے نبوت ملی۔ باوجود تبلیغی ذرائع محدود اور مسدود ہونے کے کثیر امت ملی۔ مخالفت اور مقابلہ کے ہوتے ہوئے دنیائے اسلام کا قدیم مرکز بیت اللہ ملا۔ دنیا جہان کی ہدایتوں کا سرچشمہ قرآن عزیز ملا۔ رحمۃ للعالمین کا لقب ملا۔ اور وہ حوض کوثر ملی جو تشنہ کاموں کیلئے مایہ سیرابی اور باعث طمانیت ہوگی۔

آپ کی نبوت بھی وہ نبوت جہاں رسالت ونبوت کو کمال عروج حاصل ہوگیا۔ جہاں تقدیر امم کے آخری فیصلے کردئے گئے۔ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ (القرآن ۵ : ۳)، کی نوید ربانی ملی اور خاتم النبیین کا معزز خطاب عطا ہوا۔

آپکی امت بھی ایسی سرفروش اور جانباز امت جس نے تین سو تیرہ کی قلیل تعداد میں بھی بڑے بڑے میدان مارے اور قرآن عزیز کے اس دعوے کو اپنے عمل سے ثابت کر دیا "منکرو! بگوش ہوش سن رکھو۔ اور مومنو! مطمئن رہو کہ

خدائی فوج ہی اس دنیا میں غالب آکر رہے گی اور فلاح پائے گی۔" (القرآن ۵ : ۵۶) یہی مجاہدا من جو آن کی آن میں تمام روئے زمین پر پھیل گئی جس نے قیصر و کسریٰ کے تخت پاؤں تلے روند دئے۔

آنحضرت صلعم کو ایک قدیم ترین مرکز بیت اللہ ملا جو دنیا کے عین وسط میں برکتوں کا ملجا اور رحمتوں کا ماویٰ ہے جس کی تاسیس حضرت ابراہیم خلیل اللہ نے کی جس کی تعمیر میں حضرت اسمٰعیل ذبیح اللہ نے خون پانی ایک کیا۔ وہی کعبہ جو "تمام اقوام عالم کے لئے آخری ٹھکانہ اور امن وامان کا مامن بنا۔" (القرآن ۲ : ۱۲۵) وہی کعبہ جس کے [illegible] ابرہہ جیسے مغرور شہنشاہوں کا خاک و خون میں تڑپایا گیا۔

آپ پر قرآن عزیز نازل ہوا جو دنیا کی فلاح اقوام کی نجات۔ افراد کی اصلاح کا آخری مکمل قانون ہے جو دین و دنیا۔ سیاست و معیشت۔ تمدن و تہذیب۔ اقتصاد و اخلاقیات غرض ہر ایک شعبۂ زندگی میں ہادی اور رہنما ہے جس کے الفاظ تحریف و تنسیخ سے محفوظ۔ جس کی نظیر و مثال ناپید و ناممکن یہی قرآن عزیز ذکر للعلمین ہے اور یہی هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ہے۔ اپنی صداقت اور اپنے دعاوی کا خود ہی شاہد عادل ہے۔

حضور اکرم صلعم کو حوض کوثر کی نعمت ملی جس کی بشارت آپ نے افراد امت کو ان الفاظ میں دی۔

"میں حوض کوثر پر تمہارا پیشرو ہوں گا۔ جو شخص میرے ہاں آئے گا سیراب ہوگا پھر کبھی تشنہ کام نہ ہوگا۔ ہاں بعض اقوام آئیں گی۔ میں بھی انہیں پہچان لونگا۔ اور وہ بھی مجھے پہچانیں گی لیکن میرے اور ان کے درمیان حجاب ڈالدیا جائے گا۔ ان کو میرے پاس نہ آنے دیا جائے گا۔

میں کہونگا یہ لوگ تو میری امت سے ہیں۔ مولانا جواب دیا جائے گا آپ کو معلوم نہیں آپ کے بعد انھوں نے کیا کیا ایجادات کر لی تھیں۔ [illegible] جس شخص نے میرے بعد دین میں تغیر و تبدل کیا اس کو ہٹا دو [illegible] کو ہٹا دو (الحدیث)

شکرانہ نعمت:- یہ تو آپ نے پڑھ لیا کہ عطیہ الٰہی کیا تھا۔ اب یہ دیکھیں۔ اس عطیہ کا شکریہ کیا مقرر ہوا [illegible] آیت بتلاتی ہے۔

"پس تو اپنے رب کی عبادت کر اور اس کیلئے قربانی کر"

یعنی دو فرائض مقرر ہوئے۔ پہلا قیام صلوٰۃ۔ دوسرا نحر (قربانی) اس سے پہلے کہ ان دونوں الفاظ کی تشریح کروں شکریہ کے متعلق بھی چند سطور پڑھ لیجئے۔ اور ذرا اس نکتہ پر غور کیجئے کہ عطیہ ایک تھا۔ اور فرائض دو مقرر

ہوئے۔ وہ بھی عملی۔ ہم تو حصول نعمت پر رب الارباب کو بھول ہی جاتے ہیں۔ اگر یاد آیا بھی تو الحمدللہ کہا اور بس۔
یاد رکھیئے شکر نعمت کے صحیح استعمال کو کہتے ہیں نہ کہ زبانی جمع خرچ کو۔ مثلاً اگر آپ عالم ہیں تو اپنے علم کو صرف کفر کے فتوؤں کی مشین نہ بنائیں۔ بلکہ طالبان حق کو اس چشمہ صافی سے سیراب کریں اور دوسروں کیلئے علم و عمل کا بہترین نمونہ بنیں۔ اگر مضمون نویس ہیں تو اس سے ملک و ملت کی خدمت مطمح نظر ہو اور حق کی آواز بلند کرنا مقصود ہو۔ نہ کہ صرف جلبِ منفعت اور حصولِ شہرت۔

اگر آپ مدیر ہیں تو اس ادارت سے مذہب و دین کا صحیح تخیل پیش کریں۔ بجا رہنمائی کریں۔ اگر آپ میونسپلٹی کے ممبر یا اسمبلی کے رکن ہیں تو اس کا شکریہ یہی ہے کہ آپکا ووٹ حق کے لئے ہو۔ رائے سچائی اور صداقت کے ساتھ ہو۔ اگر آپ قوم کے لیڈر ہیں تو قوم کے لئے ٹھوس اور عملی پروگرام پیش کرنا خود نمونہ بن کر تحریک عمل کرنا ہی شکر ہے۔

یا یوں سمجھئے کہ کھانے کا شکریہ یہ ہے کہ اپنے اس قلب و جگر۔ دل و دماغ سے درست کام لیں جسکو کھانے سے تقویت پہنچی ہے۔ کتاب ملنے کا شکریہ یہ ہے کہ اسکو پڑھیں اور عمل کیلئے سبق حاصل کریں۔ اسی کے لئے ارشاد خداوندی ہے۔ لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ إِنَّ عَذَابِي لَشَدِيدٌ
"اگر تم حصولِ نعمت پر شکر بجالائے تو نعمت اور زیادہ دونگا۔ لیکن اگر ناشکری کی۔ غلط استعمال کیا۔ تو یاد رکھو میرا عذاب بھی بہت سخت ہے"۔

شکر کے بدلہ میں ازدیادِ نعمت اور ناشکری کی سزا میں "عذاب" کی مثال بس سمجھ لیں کہ ہم اپنا مال اچھی تجارت میں لگائیں تو ضرور منفعت ہوگی۔ اور اگر عیاشی یا زر پرستی میں پڑ گئے تو نہ صرف دولت ضائع ہوگی بلکہ سینکڑوں مصائب و تکالیف سر آئینگی۔ بہرحال الکوثر کے عطیہ پر دو شکر مقرر ہوئے ایک قیام صلوٰۃ۔ دوسرا نحر (قربانی)

شکست کا پروگرام:- (۱) الصلوٰۃ کیا ہے؟ ایک خدائی نظام ہے۔ جس کے ماتحت ایک محلہ کے تمام کلمہ گو افراد ۲۴ گھنٹہ میں پانچ بار باہمدگر مرکز اسلامی (محلہ کی مسجد) میں جمع ہوتے ہیں اور رب کعبہ کے سامنے سربسجود ہوتے ہیں۔ ہفتہ میں ایک بار مسجد جامع میں تمام شہر کا اجتماع ہوتا ہے۔ امام اپنے خطبہ میں گذشتہ ہفتہ کی رپورٹ پڑھتا ہے اور آئندہ ہفتہ کے لئے پروگرام پیش کرتا ہے۔ احکام نافذ کرتا ہے۔
سال میں دوبار شہر سے باہر میدانِ عید میں مجلسِ کبیر منعقد ہوتی ہے۔ شہر و مضافات کے لئے امامِ اعلیٰ احکام ربانی پیش کرتے ہوئے ان پر عمل پیرا ہونے کی تلقین کرتا ہے۔ اور تمام مسلمان مالک الملک کی درگاہ میں سجدہ ریز ہو جاتے

ہیں۔ نیز سال میں ایک بار تمام عالم اسلام مرکز قدیم (بیت اللہ) میں مجتمع ہو کر اخوتِ اسلامی اور اتحاد و محبت کا مظاہرہ کرتے ہیں۔

قیام صلوٰۃ کیا ہے؟ اخوت و اتحاد کا مظاہرہ۔ مساوات و برابری کی مثال۔ اطاعت امیر کا درس۔ انتخاب امیر کا سبق۔ دستور العمل بنانے کی تحریک۔ نظام ربانی کی تشکیل۔ دل پاک کرنے کا خیال۔ جسم و پوشاک کی طہارت کا نظام۔ قبلہ رو ہونے کا طریق۔ محبوب خدا بننے کا آئین۔ منکرات و فواحش سے بچنے کا دستور۔ اور دشمنوں کی شکست۔ ظالموں کی پسپائی کا دستور العمل۔

نحر (قربانی) کیونکر ہوتی ہے؟ نحر کے لفظی معنی اونٹ کو ذبح کرنا ہیں۔ عربی محاورہ میں کسی چیز میں کمال پیدا کرنے کو بھی نحر سے تعبیر کرتے ہیں۔ یہاں نحر سے مراد مطلق قربانی ہے۔ وہ قربانی جسکی ابتدا ابراہیم خلیل اللہؑ نے کی اور جسکی روشن مثال امام علیہ السلام نے قائم کی۔

حکم خداوندی ہوا "اے ابراہیمؑ! قربانی دے" خدا کا پیارا اٹھا اونٹ ذبح کرنے لگا۔ اونٹ محبوب مال تھا مگر مقبول نہ ہوا۔ مزید حکم آیا "قربانی دے" دس اونٹ ذبح کئے۔ بیس کئے۔ سو کئے۔ ہزار کئے۔ لیکن پھر وہی حکم "اے ابراہیمؑ قربانی دے، محبوب ترین شے درکار ہے۔ اور وہ ہے تیرا پیارا نورِ چشم اسمٰعیلؑ"۔ شفیق مگر "حنیف" باپ نے فرزند رشید کو بلایا "بیٹا خواب میں دیکھا ہے تمھیں ذبح کر رہا ہوں۔ کہو کیا خیال ہے؟ اِنِّیٓ اَرٰی فِی الْمَنَامِ اَنِّیٓ اَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰی۔ قربانی کا متوالا فرزند برجستہ گویا ہوا "پدر مشفق! حکم خداوندی بجا لاؤ۔ تاخیر کیوں؟ میں یقیناً صبر و سکون سے قربانی دونگا۔ باپ نے آستین چڑھائی چھری ہاتھ میں لی۔ بیٹے نے گردن جھکائی اور قربانی دی۔ ملاء اعلیٰ سے ندا آئی۔" قربانی مقبول ہوئی اور امامت سپرد ہوئی" (اِنِّیْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا)

دیکھا آپ نے یہ ہے شرط امامت اور یہ ہے شرطِ خلافت۔ کہاں ہیں زندہ روحیں جو اپنے پاک خون سے امامت و خلافت کی بنیاد رکھ کر ایک بار پھر خلافت ربانی اور آسمانی حکومت کے قیام سے زندگی جاوید حاصل کریں۔ اسی قربانی کی ایک جھلک تھی جو آتش نمرود میں خلیل اللہؑ نے کود کر دکھلائی تھی ؎

بے خطر کود پڑا آتش نمرود میں عشق ٭ عقل ابھی محو تماشا تھی لب بام کھڑی

اسی امامت و خلافت کی ناموس تھی جس کے لئے شہیدوں کے سرتاجؑ نے باطل کے مقابلہ میں نہ زمین کربلا کو خون سے لالہ زار بنایا۔ اعزہ و اقربا اور معصوم بچوں کے پاک خونی قطرات سے فرات کو جوئے خون بنایا۔

وہ قربانی ہی تھی کہ اویس قرنیؓ نے اقتدائے حبیب کے جذبہ سے مجبور ہو کر دندانِ مبارک شہید کر ڈالے۔

صدیق اکبرؓ نے محبت کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے سارا مال و منال محبوب خدا کے قدموں میں ڈال دیا اور کہا ؎

پروانہ کو ہے شمع عنادل کو پھول بس ٭ صدیقؓ کو خدا اور خدا کا رسول بس

سلطان ٹیپوؒ نے یادگارِ اسلامی کی بجھتی ہوئی شمع کو روشن رکھنے کی خاطر جان پیش کر دی۔ حضرت اسمٰعیل شہیدؒ نے آزادیٔ ہند اور خلافتِ الٰہی کی خاطر کشمیر کی وادیوں میں جہاد کرتے ہوئے جانِ عزیز جہاں آفریں کے سپرد کر دی۔ کل ہی کچھ زندہ نوجوانوں نے ایک حقیقت کبریٰ کی خاطر سرزمین لاہور کو اپنے خون سے رنگ دیا۔

معاندین اسلام کی شکست:- شکست کا پروگرام کیا تھا؟ قیام صلوٰۃ اور ادائے قربانی بہ الفاظ دیگر انفرادی تکمیل اور ذاتی طہارت کے بعد جماعت کا قیام اور پھر جہاد۔ اور قربانی۔ چنانچہ حضور اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عمل کیا۔ نتیجہ تیسری آیت نے ان الفاظ میں بتلا دیا۔

"یقیناً تیرا دشمن "ابتر" ہوگا۔

"ابتر" کہتے ہیں اس شخص کو جسکی اولاد نہ ہو۔ جس کی نسل نہ چلے اور جس کا ذکرِ خیر بعد میں باقی نہ ہے تاریخ اسلامی بتلاتی ہے کہ نبی اکرم محمد صلعم کے تین لڑکے ہوئے جو کم سنی ہی میں فوت ہو گئے۔ ان معصوموں کی وفات پر دشمنانِ رسول اور معاندین اسلام نے گھی کے چراغ جلائے۔

عاص بن وائل۔ ولید بن عقبہ۔ عبداللہ ابن ابی۔ ابولہب اور دیگر کفار نے یہ معاندانہ پروپیگنڈہ شروع کر دیا "چونکہ پیغمبر علیہ السلام کی نرینہ اولاد نہیں۔ جو آپ کے بعد تحریکِ اسلامی کی باگ ڈور سنبھال سکے۔ اسلئے "خاکم بدہن" آپ کی حیاتِ مقدسہ کے بعد اسلام باقی نہ رہیگا۔ اور (نعوذ باللہ) آپ کے جسم کے ساتھ اسلامی مشن بھی پیوندِ زمین ہو جائے گا"۔

یہ تھے وہ حالات جب یہ سورۃ الکوثر نازل ہوئی۔ اور رہتی دنیا تک کیلئے ایک عملی پروگرام ساتھ لائی۔ ہاں تو خداوند تعالےٰ نے فرمایا "اے محمد صلعم! میں نے الکوثر عطا کیا۔ آپ قیام صلوٰۃ کریں اور قربانی دیں۔ یہ دشمنانِ دین و ایمان جو آپ کو "ابتر" ہونیکا طعنہ دیتے ہیں خود ابتر ہو جائیں گے۔ ان کی اولاد مٹ جائے گی۔ نسل ختم ہو جائیگی۔ بدبختوں کا نام لیوا کوئی نہ ہوگا۔ یادگاریں باقی نہ رہیں گی۔ ان کے خاندان تک مٹ جائینگے"۔

چنانچہ تاریخ پکار پکار کر کہہ رہی ہے کہ یہ اعلانِ الٰہی درست ثابت ہوا۔ کہاں ہے ان کفار مکہ کی اولاد؟ کہاں ہے ان کی نسل؟ کہاں گئے ان کے خاندان؟ کیا ہوئے ان کے قبیلے؟ کیا ہو گیا ان کے تذکرے اور ناموں کو؟ کوئی نہیں جو اپنے آپ کو ان کی نسل کا فرد ظاہر کرے۔ کوئی نہیں جو اپنے آپ کو ان کے خاندان

اور قبیلے سے منسوب کرے۔ کوئی جوان کے نام فخرت لے۔ کوئی نہیں جوان کے تذکرے جلی حروف سے لکھے مسلمان یاد کرتاہے مگر وہ بھی پھٹکار اور لعنت کے لئے۔

دوسری طرف آج بھی ذاتِ محمدی علیہ الصلوٰۃ والسلام اسی طرح آسمانِ ہدایت پر درخشندہ وتابندہ ہے آپکی ضیا پاشیاں اور ہدایت ریزیاں آج بھی اسی طرح ہو رہی ہیں۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ کے قول کے مطابق آپ کی سیرتِ طیبہ اور آپکا خلقِ عظیم" قرآن عزیز" اسی طرح موجود ہے۔ چالیس کروڑ کی امت عظیمہ بمنزلہ اولاد موجود ہے۔ ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں ایسے سید موجود ہیں جو براہِ راست آپ کے خاندان۔ قبیلہ بلکہ آپ کے خون سے تعلق رکھتے ہیں۔

دن میں کروڑوں مرتبہ آپ پر رحمت و درود بھیجا جاتاہے۔ آپ کا ذکر جمیل کیا جاتاہے۔ دنیا کے ہر ایک گوشہ میں اذانیں دی جاتی ہیں اور مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کی صداقت کے نعرے بلند کئے جاتے ہیں۔

ایک مسلمان کیا کرے:-

آپ نے الکوثر کی تفسیر پڑھ لی عطیات الٰہی اور شکر و امتنان کا طریق پڑھ لیا۔ یہ بھی واضح ہوگیا کہ شکر خداوندی کا نتیجہ اور صلوٰۃ و قربانی کا لابدی ثمرہ دشمنوں کی شکست ہے۔ اب یہ بھی سمجھ لیجئے کہ یہ سورت ہمیں کیا سکھاتی ہے اگر ہم نماز بھی پڑھتے ہیں اور قربانیاں بھی کرتے ہیں تو دشمنوں کو شکست کیوں نہیں ہوتی۔

یقین کیجئے ہماری نماز وہ "صلوٰۃ" نہیں جس کا حکم دیا گیا تھا۔ ہم نماز پڑھتے ہیں مگر صرف رسم کے طور پر۔ فرض سر سے ٹالنے کی خاطر۔ اور ایک بوجھ سر سے اتارنے کے خیال سے۔ نمازیں موجود ہیں۔ لیکن نہ اخوت ہے نہ اتحاد۔ نہ نظام ہے نہ جماعت۔ نہ مرکز ہے نہ امیر۔ نہ طہارت ہے نہ پاکی۔ نہ انتخاب امیر ہے نہ نظام الاوقات۔ نہ دستور العمل ہے نہ صف بندی۔ نہ پابندیٔ اوقات ہے نہ فوجی سپرٹ۔ نہ تکمیل ذات ہے نہ التزام جماعت

یاد رکھئے! عبادت خداوندی اسلام سے پہلے بھی تھی خواہ کسی رنگ میں ہو۔ بلکہ اس وقت سے تھی جب کہ تخلیق جن و ملک ہوئی اور ارض و سما قائم ہوئے۔ لیکن اس عبادت میں قیام جماعت اور التزام جماعت نہ تھا۔ اور مسلمانوں کو یہی حکم ملا وَارْکَعُوْا مَعَ الرّٰکِعِیْنَ۔ نماز با جماعت ادا کرو بلکہ ایک زندہ جماعت پیدا کرو چونکہ پیارے نبیؐ کا قول ہے:

لَا اِسْلَامَ اِلَّا بِالْجَمَاعَةِ (قول عمرؓ)

ترجمہ: "یعنی اگر جماعت نہیں تو یقین رکھو تمہارا اسلام اصلی اسلام نہیں"۔

ضرورت ہے کہ ہم نماز کی حقیقت کو سمجھیں اور وقتی، ہنگامی، سطحی مناظروں اور مباحثوں کو چھوڑ کر نمازوں کو زندہ کریں قیام صلوٰۃ سے جماعت اور نظام اسلامی پیدا کریں۔

ہم قربانی ضرور کرتے ہیں لیکن روح سے خالی اور حقیقت سے عاری، عید اضحیٰ کی تقریب پر بکرے مینڈھے اور گائے ضرور ذبح کرتے ہیں۔ لیکن نہ اسماعیلؑ کی قربانی کا خیال آتا ہے نہ حضرت ابراہیمؑ کے ایثار کا تصور ہوتا ہے۔ نہ حضرت حسینؓ کا پروانہ وار نثار ہونا یاد آتا ہے۔ نہ یہ عہد ہی تازہ ہوتا ہے کہ قربانی کا مقصد جانور ذبح کرنا اور اس کی کھال اور گوشت خیرات کرنا نہیں بلکہ جانور ذبح کرتے کرتے بالآخر خود ذبح ہونا مقصد قربانی ہے۔

جانور ذبح کرتے وقت ہمارا عہد یہ ہونا چاہیئے۔

"اے میرے قلب وجگر! میں آج قربانی کا جانور ذبح کر رہا ہوں۔ یہ مثال ایک بہت شاندار یادگار قائم رکھنے اور ایک زبردست یاد تازہ کرنے کے لئے ہے۔ وقت آنے پر بالآخر اپنے آپ بھی شمع رسالت اور بنیان خلافت کے لئے قربان ہو جاؤں گا۔ باطل کے مقابلہ میں شہید کربلا کی طرح جان دوں گا۔ زن و فرزند کو قربان کر دوں گا:

آگ ہے، اولاد ابراہیمؑ ہے، نمرود ہے ؛ آج پھر کس کو کسی کا امتحاں مقصود ہے

اگر ہم قیام صلوٰۃ کے ساتھ قربانی کا مفہوم سمجھ کر زندہ قربانیاں دیں تو یقیناً تمام معاند اور دشمن "ابتر" ہوں گے۔ ایسا ہوتا رہا ہے۔ اور ہو کر رہے گا۔ خلافت الٰہی قائم ہو کر رہے گی۔

آؤ ہم بھی اپنا پارٹ ادا کریں !!!

الداعی الی الخیر

حافظ نذر احمد نگینوی: منشی فاضل۔ ادیب فاضل۔ لاہور

جنرل برقی پریس ریلوے روڈ جالندھر شہر میں باہتمام محمد احمد خان ذاکر

پرنٹر پبلشر چھپکر دار القرآن سے شائع ہوا